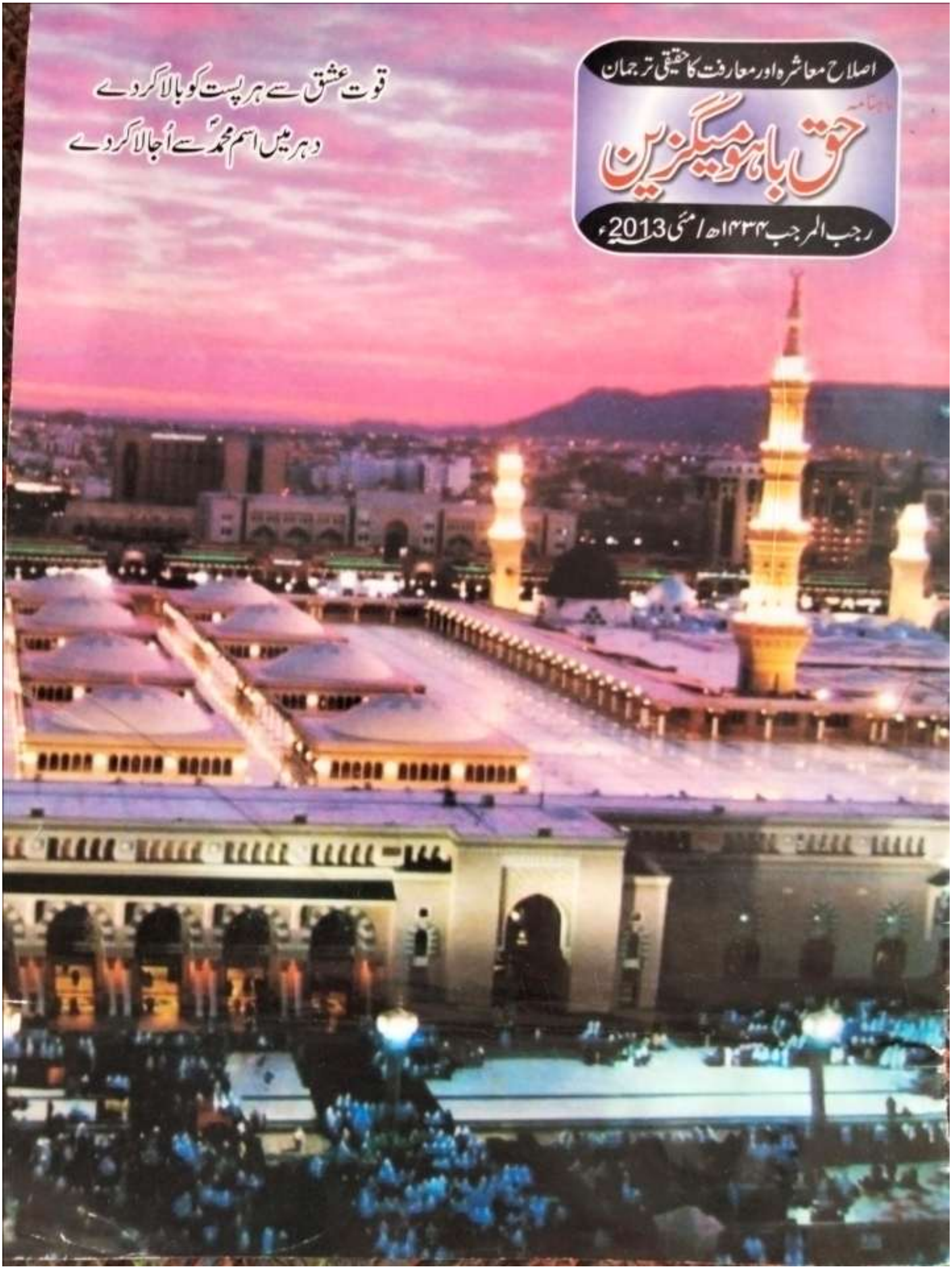

اصلاح معاشرہ اور معارفت کا حقیقی ترجمان
ماہنامہ
حق باھو میگزین
رجب المرجب ۱۴۳۴ھ / مئی 2013ء
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اُجالا کر دے

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری کی
علامہ عبدالستار خان نیازیؒ کے ساتھ ایک یادگار تصویر۔

اسلام آباد: صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری اور
آغا محمد فخر، سید فروز جمال شاہ صاحب کو وفاقی وزیر
نامزد ہونے پر مبارک دیتے ہوئے۔

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری اور
علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ
جماعت اہلسنت پاکستان گفتگو فرماتے ہوئے۔

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری، پیر صاحب پگاڑہ کو
حضرت سخی سلطان باہوؒ کی کتاب محک الفقر دیتے ہوئے۔

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری کی
پیر صاحب پگاڑہ کے آخری ایام میں اُن کے ہمراہ ایک تصویر۔

ماہنامہ میگزین

حق باہو

رجب المرجب ۱۴۳۴ھ — مئی 2013ء

بفیضانِ نظر:

حضرت فیض سلطان القادری سروریؒ

زیرِ سرپرستی

حضرت صاحبزادہ سلطان غلام میراں

القادری سروری مدظلہ العالی

چیف ایڈیٹر

حضرت صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری سروری

بانی وامیر جماعت الصالحین پاکستان

ایڈیٹر

صاحبزادہ سلطان محمد حیات

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت الصالحین پاکستان (یوتھ ونگ)

Cell: 0301-7486786

مجلس مشاورت

- صاحبزادہ پیر سکندر سلطان
- علامہ عبید رضا قادری سلطانی
- میاں علی رضا قادری
- چوہدری عمران علی سلطانی
- گل شیر سومرو

معاونین خاص

نذیر حسین سلطانی 0300-3833379

خادم حسین سلطانی 0334-3228234

فہرستِ مضامین

نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ
01	قرآن وحدیث		02
02	نعت رسول مقبول ﷺ	صوفی جمیل الرحمٰن قادری	03
03	اداریہ	صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری	04
04	نسب و صہر (حصہ سوم)	علامہ سید امجد منیر کاظمی الازہری	06
05	معراج النبی ﷺ	خلیفہ حاجی عبدالقیوم خان سلطانی	10
06	فضائل مولود کعبہ (قسط اول)	صاحبزادہ سلطان محمد حیات	13
07	خواجہ غریب نوازؒ	حافظ محمد عرفان سلطانی	17
08	صوفی ازم اور حضرت سلطان باہوؒ (قسط دوم)	صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری	20
09	محک الفقر (باب پنجم)	حضرت سلطان العارفین سخی سلطان باہوؒ	25
10	ابیات باہوؒ	حضرت سلطان العارفین سخی سلطان باہوؒ	32

پتہ: دربار حضرت فیض سلطان اوستہ محمد ضلع جعفر آباد بلوچستان

www.jamatulsaleheen.com Email:haqbahoo.magazine@hotmail.com

شعبہ نشر واشاعت: جماعت الصالحین پاکستان

قیمت فی شمارہ: ....40 روپے

ممبر شپ سالانہ خرچ بشمول ڈاک

500 روپے، 160 پونڈز، 110 ڈالر، 250 ریال

فرمانِ خداوندی

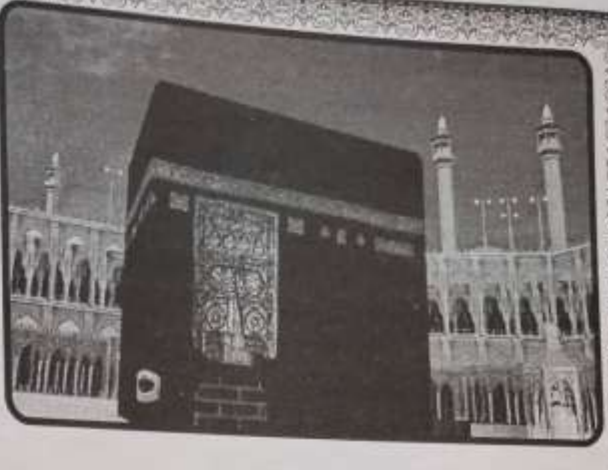

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہ(سورۃ بنی اسرائیل پارہ : ۱۵ آیت: ۱)

ترجمعہ:

بڑی قوت والا ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کوراتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی کی طرف کہ برکتیں رکھیں ہم نے اس کے اردگرد تا کہ ہم اسے اپنی آیات کے جلوے دیکھائیں۔ بے شک وہ خوب سننے والا ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم، قال اتّخذوا ایادی الفقرآء قبل ان تفنی دولتکم. (محک الفقر ص: ۲۱۶)

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنی دولت فنا ہو جانا سے پیشتر درویشوں کی دستگیری اور مدد کرو۔''

فرمانِ باہُوؒ

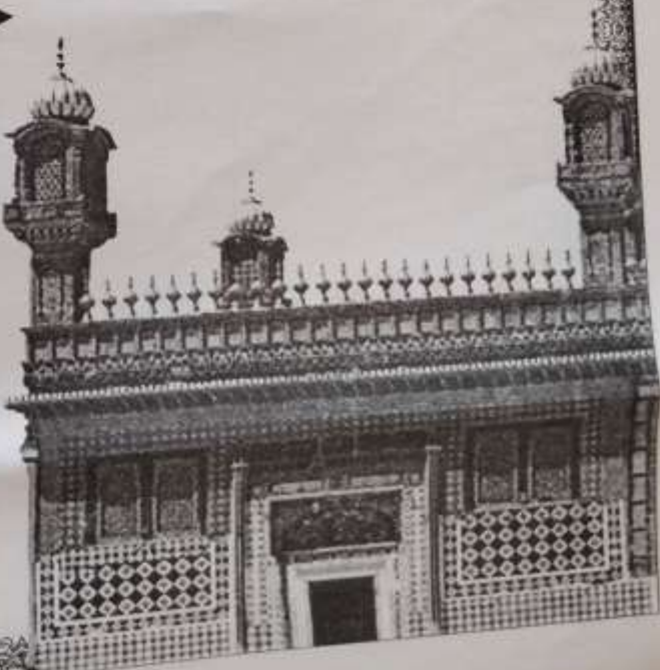

مال وہ اچھا ہے جو دین کی خاطر خرچ کیا جائے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نیک مال کو نعمت قرار دیا ہے۔ اور فقر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے، فقر کو عزت وہی شخص دیتا ہے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت سے ہو۔ (محک الفقر ص:105)

نعت رسول مقبول ﷺ

تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلمان یا رسول اللہ ﷺ
تمہیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ ﷺ

تمہارے نور سے کیے حق نے کون و مکاں ظاہر
تمہیں ذراتِ عالم میں ہو تاباں یا رسول اللہ ﷺ

لیا تھا روزِ میثاق انبیاء سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یا رسول اللہ ﷺ

بنایا ہے خدا نے دونو عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یا رسول اللہ ﷺ

خدا کے بعد افضل جاننا تم کودو عالم ہے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ ﷺ

غلاموں کو تم ہر مشکل میں امداد کرتے ہو
میری بھی مشکلیں ہوجائیں آساں یا رسول اللہ ﷺ

﴿صوفی جمیل الرحمٰن قادری﴾

اداریہ

آج کا پاکستان

آج کا پاکستان کس طرف جا رہا ہے وطن ہمارے اجداد نے قربانیوں سے حاصل کیا اس شوق و جذبے سے کہ انگریز سامراج کی ریشہ دوانیوں سے بچ جائیں گے۔ ہندوؤں کی سازشوں سے محفوظ رہیں گے۔ اور کلمہ کی بنیاد پر حاصل کیے گئے وطن عزیز میں رہ کر آزادی اور سکھ کا سانس لیں گے۔ قربانیاں دی گئیں بچے قربان کیے گئے مسلمان عورتوں کی عظمتیں لوٹی گئیں، بزرگوں کی پگڑیاں اچھالی گئیں، نوجوانوں کی لاشیں خاک و خون میں لت پت ہوئیں۔ گھرانے برباد و ویران ہوئے حصول وطن کیلئے پھر رب کائنات نے کرم فرمایا اور ہمیں آزاد خود مختار مملکت نصیب ہوئی۔ ہم نے آنکھ کھولی تو دیکھا ہر طرف آزادی کی فضائیں رواں دواں ہیں۔ ہر طرف خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ ہر طرف سے آہ و پکار کی صدائیں آ رہی ہیں۔ آئے دن غم واندوں کی داستانیں لکھی جا رہی ہیں آزاد ہو کر بھی محسور ہو کر رہ گئے ہیں۔ مسلمان نے چادر و چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا ہے۔ مذہبی اور قبائلی رسومات خواب بن کر رہ گئیں۔ فحاشی عریانی بے حیائی قتل و غارت عام ہو چکی ہے۔ مہنگائی نے کمر توڑ دی ہے۔ لسانی تعصب اور مذہبی منافرت کا دور دورہ ہے جن کے ہاتھوں میں اقتدار ہے وہ بھی بے بس نظر آتے ہیں۔ یہ سب اپنی جگہ زلزلہ، طوفان، خشک سالی، سیلاب سے ہمارے اعمال کی شامت محسوس ہوتی ہے۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ رب کائنات ہم سے ناراض ہو گئے ہیں۔ پہلے سوچئے کہ کس ترتیب سے پورہ وطن مصیبت و آفات کی زد میں آیا ہے۔ پہلے خشک سالی سے بلوچستان کے جانور و انسان لقمہ اجل بنے۔ پھر بلوچستان کے زیارت حصے کوئٹہ تک زلزلہ کی تباہ کاریاں اسلام آباد مانسہرہ آزاد کشمیر اور کئی علاقے لپیٹ میں آگئے۔ گزشتہ سال کا سیلاب سرحد، پنجاب، بلوچستان اور سندھ میں بھی تباہیاں مچاتا رہا۔ اب ذرا سوچئے کہ گزشتہ سال جو علاقے محفوظ رہے۔ انہی علاقوں میں بارشوں نے اتنی تباہی مچادی ہے کہ دیکھ کر رونا آتا ہے دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کلیجہ پھٹنے لگتا ہے جب مال مویشیوں کے مالک لوگوں سے فریاد کرتے ہیں کہ خدارا میرا جانور لے جاؤ میں نے ان کو پالا ہے اور اپنی آنکھوں سے تڑپ تڑپ کے مرتے نہیں دیکھ سکتا۔ کئی علاقوں میں مچھروں نے یلغار کی ہوئی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کا دور یاد کرا دیا۔ پھر ڈینگی وائرس نے زندگی دوبھر کر دی ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر ہم اپنے ہاتھوں کے پالے ہوئے جانوروں کو مرتے ہوئے تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور فری میں آگے دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ کیا ہمارا خالق و مالک جو ہمارا رب ہے۔ جس نے ہمیں پیدا فرمایا جو ہمارا پالن ہار ہے کیا اس سے ہمارا تڑپنا، بلکنا، مرنا برداشت ہوگا جس رب کا اعلان ہے کہ میں اپنے بندے سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ اس کی ماں سے بھی ستر گنا زیادہ کیا وہ ہماری بربادی میں اور ہماری تباہی میں خوش ہے۔ نہیں ہم نے اپنی تباہی بربادی کے اسباب خود پیدا کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید سورۃ العصر میں واضح فرمادیا۔ کہ

وَالْعَصْرِ. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ. اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ.

ترجمہ: وقت عصر کی قسم کے انسان خسارے میں ہیں مگر جو ان پر ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے حق پر قائم رہے اور صبر کرتے رہے۔

حق باہو میگزین

یعنی ایمان بھی ہو عمل صالح بھی ہو حق پر قائم بھی ہو اور صبر بھی کرے۔ اسکا مطلب ہے کہ جو ایماندار ہے وہ ایمان پر قائم رہتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ ہمارے لئے سبق آیا ہے کہ ایسی مصیبتوں میں نیک عمل کرو اور صبر کا دامن نہ چھوڑو میں صرف قارئین کرام آپ سے مخاطب ہوں کیا ہم صالح عمل کرتے ہیں کیا ہم ایمان پر قائم ہیں کیا ہم صبر کرتے ہیں؟ جواب آئیگا۔ نہیں۔

اگر نہیں تو ایسی مصیبتوں کے مزید منتظر رہیں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ امثال دیگر ممالک اور وطن عزیز کے لوگوں میں خدمت اور قربانی کا جذبہ نہیں گذشتہ سیلاب میں پورا ملک امداد کیلئے امڈ پڑا تھا اس سال لوگ سفید آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میرے خیال میں گذشتہ سیلاب میں جو لوٹ کھسو: (س 24 آیت 5) کرپشن ہمارے ادارے اور فلاحی تنظیموں نے کی ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ اور عوام کا یہ حال ہوا کہ آج تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کوئی کام نہیں کر رہے بس اُن کی نظریں باہر کو ہوتی ہیں کہ شاید کوئی ٹرک کوئی مزدا کوئی ویگن رکے جس میں راشن ہو شاید کوئی پجارو یا پراڈو رکے جن کے پاس راشن کے ٹوکن ہوں اور ہمیں دیں مجھے وہ شعر یاد آتا ہے۔

خدانے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

ہم مسیحا کی تلاش میں ہوتے ہیں خود کسی کے مسیحا نہیں بنتے چلو کسی کے نہ بن سکیں اپنے مسیحا تو بن جائیں۔ قوم کو بھکاری بننے سے بچانا ہے ہمت و جواں مردی کا ثبوت دینے آگے کیلئے بڑھیے اور اپنے وطن کی حفاظت کرنی ہے اور وطن عزیز کو بچانا ہے۔ اپنے ہم وطنوں سے پیار کرنا ہے دہشتگردی، نفرت، تعصب، منافرت سے اپنے پیارے ملک کو محفوظ کرنا ہے اور ان آفات کی صورت میں اپنا احتساب کرنا ہے کہ ہمارا رب ہم سے کس وجہ سے روٹھا ہوا ہے اپنے پیارے خدا کو منانا ہے آؤ قدم بڑھاؤ قدم قدم سے ملاؤ۔ توبہ کرنے سے رب مانتا ہے یا خلق خدا کی خدمت سے مانتا ہے بس جو بھی کرو اپنے پیارے رب کو راضی کرو اور یہ دعا کرتے ہیں کہ حق باہو میگزین سچائی، دلیری اور جوانمردی سے قارئین کرام کی راہنمائی کرتا رہے۔

طالب دعا

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری سروری

مرکزی چیف آرگنائزر جماعت اہلسنت پاکستان

قائد و امیر جماعت الصالحین پاکستان

نسب و صهر

از: علامه سید امجد منیر کاظمی الازہری

(حصہ سوئم)

﴿بسم الله الرحمن الرحیم﴾

هوالذی خلق من الماء بشرافجعله نسبا وصحراo

اور اللہ وہی ہے جس نے پانی سے بشر بنایا اور پھر اس کے نسب اور سسرال بنائے،،

(سورۃ الفرقان آیت نمبر54)

کیا قرآن مجید فرقان حمید کی یہ آیت مقدسہ نسب و"صہر" پر دعوت غور وفکر نہیں دے رہی۔ اور

فازانقع فی الصور فلا انساب بینهم یومئیذولا یتساء لون۔

پس جب صور پھونکا جائیگا تو ان کے درمیان نہ رشتے ناطے رہ جائیں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھ سکیں گے۔

(المومنون آیت نمبر11)

﴿خصائص رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

کل نسب و سبب ینقطع یوم القیامة الاسببی وصهری o

سارے نسب اور رشتے منقطع ہو جائیں گے بروز قیامت سوائے میرے نسب اور رشتے کے، ہوش وخرد کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں؟

فاعتبروایااولی الاب صار۔

پس عبرت پکڑو اے اصحاب بصارت وبصیرت

☆اب ملاحظہ فرمائیے☆

(کفو اور فقہاء کرام)

باب الکفاۃ فی الذواج

"فقہاء کرام" نے "کفو" پہ ابواب باندھے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ ہوں، یا امام محمد ادریس الشافعی، یا احمد بن حنبل، حضرت امام جعفر الصادق، یاامام تیمیہ وابن حزم یاابن قیم علہیم الرحمۃ۔ تمام ائمہ فقہاء بالخصوص ائمہ مذاہب اربعہ کی اکثریت آج بھی کفو کی قائل ہے۔ ہاں بعض ائمہ مذہب امام مالک نے "کفو" کی شرط کو معدوم جانا ہے اور واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے!

ان الکفاۃ لیست شرطاصلالاشرط صحة الذواج ولا شرط لذوم الذوج۔

فتح القدیر جلد نمبر2 ☆ تبین الحائق جلد نمبر۲

"☆ الدسوقی مع الشرحالکبیر جلد نمبر۲☆ مغنی المحتاج جلد نمبر۳☆ کشاف القناع جلد نمبر۵

ان فقہاء کرام میں حضرت امام ثوریؒ حجرت حسن بصریؒ اور امام

کرتی کے اسماء آتے ہیں جمہور فقہاء کے نزدیک ان کے دلائل انتہائی کمزور، غور طلب اور مقتضائے قرآن وحدیث سے بعید ہیں مثلاً؟

...ان اکرمکم عنداللہ اتقکم...

بے شک تم میں اللہ کے نزدیک وہی صاحب عزت وکرامت ہے جو تم میں سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے اس سے ثابت ہوا تمام انسان برابر ہیں جمہور کے نزدیک اس آیت کریمہ کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے۔ اس سے استدلال کرنا کہ تمام انسان برابر غلطی یا جہالت ہے قرآن مجید فرقان حق وباطل کی کثیر آیات مثلاً۔

۱۔ واللہ فضل بعضکم علی بعض......الخ

اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو بعض پر فوقیت بخشی ہے۔

۲۔ یرفع اللہ الذین آمنوامنکم والذین اتوالعکم درجات........

اللہ رب العزت نے تم میں سے مومنو اور اصحاب علم کو رفعت عطا فرمائی ہے۔

۳ھل یستوالذین یعلموں و الذین لا یعلمون......

"کیا عالم اور جاھل برابر ہیں؟"

۴۔ ھل یستوی الاعمی و البصیر۔

کیا نابینا اور بینا برابر ہیں؟

عقل سلیم کا آج بھی یہی فیصلہ ہے کہ تفاوت و درجہ بندی سے ہی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

ھو الذی خلق من الماء بشرافجعلہ نسباوصھرا

قرآن مجید کی یہ آیت مقدسہ نسب وصھر اپر دعوت فکر دے رہی ہے اور فرقان حمید کا یہ فرمان؟

فازانفخ فی الصورفلاانساب بیتھم یو منیذولا یتسآء لون۔

(سورۃ المومنون یت نمبر ۱۱)

عام لوگوں کے نسب کی نفی کر رہا ہے۔ فرمان خداوندی فلا انساب بینھم میں نسب رسول کو شامل کرنا خصائص رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہے۔ ھادی انس وجان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں!

کل نسب و سبب ینقطع یوم القیامۃ الانسبی وصھری۔

(اوکماقال علیہ الصلاۃ و السلام)

از راہ انصاف فرمائیے!

کیا کوئی مجہول النسب یا مخلوط النسب کسی سیدزادی شریف النسب نجیب الطرفین کا کفو ہوسکتا ہے؟

"فاعتبروایااولی الابصار"

دل بینا بھی خدا سے کر طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں۔

-----اب ملاحظہ فرمائیے----

(کفواور فقہاء کرام)

﴿باب الکفاۃ فی الزواج﴾

فقہاء کرام نے کفو پے باب باندھے ہیں۔ حضرت ابوحنیفہ کی اکثریت آج بھی "کفو" کی قائل ہے ہاں بعض ائمہ مذہب امام مالک نے "کفو" کی شرط نہیں لگائی اور واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

ان الكفدة ليست شرطا اصلا شرط صحة الزواج
ولا شرط لزواج۔
فتح القدير جلد۲۔ تبين الحقائق جلد۳۔ الدسوقی مع الشرح الكبير جلد۲۔ مغنی المحتاج جلد۳۔ كشاف القناع جلد۵

"ان فقہاء کرام" میں امام ثوری، حسن بصری اور امام کرخی۔ کے نام آتے ہیں۔

لیکن جمہور فقہاء امصار و بلدان کا موقف یہ نہیں۔ اب اہم ابن تیمیہ جو کہ شیخ السلام والمسلمین کے لقب سے ملقب ہیں اور فتاوی ابن تیمیہ موصوف کے تجر علمی کا غماز ہے سے استشہاد نہیں کریں گے اور نہ ہیں امام ابن حزم یا ابن قیم کی فقاہت کا ذکر ہوگا۔ اور اھل تشیعہ کے ائمہ کرام تو پہلے ہی حجت نہیں کیونکہ ان کی بات ماننے سے ہماری سنت اور حقیقت کو بٹہ لگتا ہے۔ اگر چہ وہ قرآن و حدیث کے عین مطابق بھی ہو۔ لہذا ہم صر اپنے ہی خوض علمی سے استفادہ کریں گے اور صرف فقہا اھل سنت بالخصوص فقہاء مذاھب اربعہ کے دلائل ہی زکر کریں گے۔

1.عن علی رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه و آله وسلم قال له ثلاث لا توخر الصلواة اذا اتت و الجنازة ازا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا۔

(رواه لترمذی و الحاكم و ينل الاوطار)

حجرت علیؓ سے روایت منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین کام کبھی بھی موخر نہ کرنا۔

☆نماز جب اسکا وقت ہو جائے۔
☆جنازہ جب تیار ہو جائے۔
☆جب عورت کا کفول جائے تو فوراً اس کا اہتمام نکاح کرنا۔

شارحین فرماتے ہیں نماز کی تاخیر کرنے میں، نماز جنازہ لیٹ کرنے میں اور عورت کے بلوغت کے بعد فوراً شادی نہ کرنے میں تباہی و بربادی اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

☆وحديث جابر رضی الله عنه لا تنكحوا النساء الا الاكفاء ولا يزوجوهن الا الاولياء ولا مهر دون عشرة دراهم٥

(الدار قطنی جز ثالث صہ 245 شرکتہ العلمیہ المتحدہ القاھرہ مصر)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں! عورتوں کے نکاح ان کے کفو میں کرو اور بغیر کفو کے نکاح نہ کرنا۔ عورتوں کے نکاح انکے اولیاء کریں اور دس دراھم سے کم کوئی مہر نہیں۔

﴿حديث عائشة رضی الله عنها تخيروا لنطفكم وانكحوا الاكفاء﴾

(ترمذی شری دار قطنی جلد نمبر۳ صہ 298)

میں منع کرتا ہوں کوئی حسب و نسب والی شادی نہ کرائے مگر اپنے حسب نسب میں بغیر کفو کے شادی کرنا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ولا صح عند ابی حنيفة ان العجمی لايكون

کفواللعربیۃ و لو کان علماً اوسطاناً.....

(الفقہ الاسلامی وادلتہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ۔ دمشق۔ شام)

حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اسب سے صحیح بات یہ ہے کہ کوئی بھی عجمی کسی عربیہ عورت کا کفو نہیں اگر چہ وہ عجمی عالم ہو یا بادشاہ وقت۔

☆ ویتفق الجمہور علی ان قریشاً و ھم اولاد النضربن کنانۃ افضل نسباً من سائر العرب فالقرشیۃ لایکافھاالاقرشی مثلھا۔

سارے جمہور فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد پورے عرب ممالک میں سب سے افضل نسب کے مالک ہیں۔ پس کوئی بھی قریشی عورت کسی مرد سے نکاح نہیں کر سکتی مگر صرف اپنے ہم کفو قریشی مرد کے ساتھ۔

اگر کوئی بالغہ عورت غیر کفو میں نکاح کرے تو؟

(۱) فقہ امام اعظم نعمان بن ثابت کا فتویٰ.....

اذاذوجت المرأۃ البالغۃ العاقلۃ نفسھا من غیرکف اوبغبن فاحش و کان لھا ولی عاصب و لم یرض بھذالذواج قبل العقد لم یصح الزواج اسلالالازماولاموقوفاعلی الرضاء.....

(الدر المختار جلد نمبر ۲)

اگر کوئی نا سمجھ عاقلہ بالغہ۔ اپنا نکاح کسی غیر "کفو" مرد سے کرے یا غبن فاحش ہو اور ان کا عصبہ میں سے کوئی ولی بھی موجود ہو اور اس نکاح پر عقد سے پہلے ناراض بھی ہو تو یہ نکاح سرا سے ہی باطل ہوگا۔ اس کے صحیح ہونیکی کوئی صورت نہیں۔

(۲) "فقہ" حنفی کی دوسری مشہور کتاب ردالمختار لابن عابدین میں یوں منقول ہے۔

اذازوج الاب ولابن بسوء الاکتیار عدیم الاھلیۃ اوناکحھامن غیر کفوء اوبغبن فاحش فلم یصح النکاح اتفاقاً.....

اگر باپ یا بیٹا بھی سوء اختیار سے نااہل یا غیر کفو میں نکاح کرے یا واضح غبن ہو تو بالاتفاق یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔

(۳) اتفق الفقھاء علی ان الکفاۃ لکل من المراۃ و والیاء ھافاذاتذوجت المرلۃ بغیر کفوء کان للاولیاء حق طلب الفسخ...

(فتح القدیر جلد نمبر ۲) (البدائع جلد نمبر ۲)

(الشرح الکبیر جلد نمبر ۲) (درالمختار جلد نمبر ۲)

"فقہاء" احناف کا اتفاق ہے کہ کفات حق عورت بھی ہے اور حق اولیاء عورت بھی اگر کوئی عاقبت نااندیش عورت غیر کفوء میں نکاح کرے تو اولیاء کو شریعت نے حق دیا ہے۔ کہ وہ نکاح فسخ کروا دیں۔

(۴) فقہ الامام محمد بن ادریس الشافع۔ ان غیر الھاشمی والمطلبی یس کفاء لباقی قریش کبنی عبدشمس و نوفل و ان کانا اخوین لھاشم لخبر ان اللہ اصطفی من العرب کنانۃ و اصطفی من کنانۃ قریش و اصطفی من قریش بن ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم۔ ﴿جاری ہے﴾

معراج النبی

(خلیفہ حاجی عبدالقیوم خان سلطانی) نواب شاہ

حضور نبی کریم رؤف علیہ الصلواۃ والسلام کے اخص خصائص اور اشرف فضائل وکمالات اور روشن ترین معجزات وکرامات سے یہ امر ہے کہ اللہ رب العزت نے فضیلت اسراء ومعراج سے وہ خصوصیات وعزوشرافت عطا فرمائی جس کے ساتھ کسی بھی نبی اور رسول کو مشرف ومکرم نہیں فرمایا اور جہاں اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو پہنچایا وہاں کسی نبی ورسول کو پہنچنے کا شرف نہیں بخشا، اور اللہ رب العزت نے اس عظیم جلیل واقعہ کے بیان کو لفظ سبحان الذی اسری سے شروع فرمایا، جسکے معنی اللہ تعالیٰ کے تنزیہ اور ذات باری کا ہر عیب ونقص سے پاک ہونا ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ واقعات معراج جسمانی کی بنا پر منکرین کی طرف سے جس قدر اعتراضات ہو سکتے تھے ان سب کا جواب مل جائے، مثلاً نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا جسم اقدس کے ساتھ بیت المقدس اور آسمانوں کی سیر کر کے تھوڑی دیر میں ہی واپس پر تشریف لے آنا۔ یہ چیز منکرین کے نزدیک ناممکن اور محال تھی، لہٰذا اسلئے اللہ ذاتی لفظ "سبحان" فرمایا کہ یہ ظاہر فرمادیا کہ یہ تمام کام میرے لئے ناممکن اور محال ہو تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہوگی اور عجز وصفت عیب ہے اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، اسی حکمت کی بناء پر اللہ نے لفظ "سبحان" فرما کر یہ ظاہر فرمایا یہ تمام کام بندے کے لئے ناممکن اور محال ہوں تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہوگی، اور عجز صفت اور عیب ہے اور میری ذات پاک ہے ہر عیب سے اسی حکمت پر اللہ تعالیٰ نے لفظ "اسری" فرمایا جس کا فاعل اللہ ہے۔ لہٰذا حضورؐ کو جانے والا نہیں صرف یا بلکہ اپنی ذات کو لے جانا والا فرمایا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لفظ "سبحان الذی اسری" فرما کر معراج جسمانی پر اعتراض کا جواب دے دیا ہے، لہٰذا حکم ہوا ہے کہ آیت سبحان الذی اسری کا پہلا لفظ معراج جسمانی کی روشن دلیل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معراج:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام ربانی کے لطف وکرم اللہ تعالیٰ کے دیدار کا از خد مشتاق اور آرزومند بتایا چنانچہ ایک روز بارگاہ الٰہی میں موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "رب ارنی انظر" اے میرے رب مجھے اپنے دیدار کا شرف عطا کر اللہ رب العزت نے فرمایا موسیٰ تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، لیکن ہاں اگر میں اس کوہ طور میں اپنے نورانی جلووں کی تجلیات میں سے (علماء کرام فرماتے ہیں) کہ سوئی کے ناکہ کے برابر تجلی گرا اور اگر کوہ طور اس تجلی کی تاب لئے ہوئے برقرار رہا تو ممکن ہے کہ تو میری زیارت کر سکے، موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق غسل، وضو وغیرہ فرمایا نیا جوڑا زیب تن کیا، چالس دن روزے رکھے پھر کوہ طور پر اللہ رب العزت کی طرف سے ایک بادل کے ٹکڑے سے کوہ طور کا وہ حصہ انسانوں کے علاوہ ہر قسم کے جاندار حتی کہ ملائکہ تک سے پوشیدہ کر دیا گیا تا کہ اللہ رب العزت اور موسیٰ علیہ السلام کی اس ملاقات یا معراج سے کوئی جاندار مطلع نہ ہو سکے۔ چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ

طور پر قدم رنجہ فرمانے لگے تو غیب سے آواز آئی موسیٰ نعلین کو وہ طور کی حد سے باہر اتار دو یہ مقدس زمین کوہ طور ہے۔ لہٰذا چالیس یوم کا عرصہ گزرنے کے بعد اپنے انوار کی تجلیات سے سوئی کے ناکے کے برابر تجلی فرمائی اس نور کی تجلی کی تاب نہ لاکر موسیٰ علیہ السلام بے ہوش اور کوہ طور پاش پاش ہو گیا۔ مُلا معین الدین ھردی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس تجلی کی تاب نہ لاکر موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کے بعد کسی شخص میں اتنی ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کی طرف نگاہ ڈال سکے اور اگر ناگاہ کسی شخص کی نگاہ اچانک آپکے چہرے پر پڑ بھی جاتی تھیں تو اس شخص کی آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔ لہٰذا حکم الٰہی سے آپ اپنے چہرہ انور پر نقاب ڈالے رکھتے تھے۔ "تفسیر عرائس البیان" میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ واقعہ کوہ طور کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی قوت سماعت اور قوت بصارت اس درجہ بڑھ چکی تھی کہ آپ دس فرسخ (30 میل) کی مسافت پر اندھیری رات میں آپ صاف پتھر پر سیاہ چیونٹی کو نہ صرف دیکھ لیتے تھے بلکہ اس چیونٹی کی آہٹ بھی واضح طور پر سن لیتے تھے۔

"نزھتہ المجالس جلدی ۲ صفحہ نمبر ۴۷ میں روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی اے خداوند قدوس! تو نے مجھے "کلیم اللہ" کے لقب سے نوازا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو "حبیب اللہ" کے لقب سے نوازا پھر آپ ہی ارشاد فرمائیے "کلیم اللہ" اور حبیب اللہ میں کیا فرق ہے۔ حق تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا "کلیم "وہ ہے جو میری رضا سے مجھ سے کلام کرے اور "حبیب "وہ ہے جنکو اللہ دوست رکھتا ہے۔ پھر فرمایا "کلیم "وہ ہے جو چالیس دن اس طرح گزارے جو دن کو روزہ رکھے، رات کو نوافل اور دینی عبادات میں اپنے آپ کو مصروف رکھے، اور "حبیب "وہ ہے جو اطمینان سے اپنے بستر پر سویا ہوا ہو۔

جبرائیل امین میرے حبیب کی خدمت میں اس باادب طریقے سے حاضر ہو کہ اپنے کافوری لبوں کو میرے حبیب کے تلووں پر مس کر کر بیدار کرے اور براق پر سوار ہو کر دربار الٰہی میں پیش خدمت ہوتا کہ میں اپنے حبیب کو ایسے مراتب سے نوازوں کہ کسی غیر کو اس کا ادراک نہ ہو اور کوئی اس کی کیفیت کو نہ پا سکے۔

جبرائیل علیہ السلام سے منقول ہے مجھے اسم الٰہی یہ تو معلوم تھا کہ میری تخلیق کافور سے ہوئی ہے۔ لیکن میں اس حکمت سے بے خبر تھا کہ میری تخلیق کافور سے کیوں ہوئی ہے اس حکمت کی آگاہی مجھے شب معراج ہوئی کہ میں تہذیب میں گرفتار تھا کہ میں حبیب کبریا کو کس طرح بیدار کروں چنانچہ اس وقت مجھے حکم الٰہی ہوا کہ جبرائیل میرے محبوب کے پائے اقدس کے تلووں کو بوسہ دو چنانچہ جب میں نے تلووں مبارک کو اپنے کافوری لبوں سے بوسہ دیا تو کافور کی برودت محسوس ہوتے ہی آپ بیدار ہو گئے۔ اس وقت مجھے یہ حکمت سمجھ آئی کہ کافور سے میری تخلیق کا سبب کیا تھا۔ حضور علیہ الصلوۃ السلام کے مراتب اور مدارج میں "معراج" ایک مختار حیثیت حاصل ہے، جو تمام انبیائے کرام میں صرف حضور ﷺ کو حاصل ہے، اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ فرشتوں کے ایک بڑے بھاری اعزازی جلوس کے ساتھ نہایت شان شوکت سے براق برق پر سوار ہو کر مسجد اقصیٰ پہنچے وہاں تمام نبی آپکے انتظار میں جمع تھے۔ سب انبیائے کرام نے آپ کی اقتداء میں نماز دوگانہ ادا کی، اس بعد کے آپ تمام آسمانوں، سدرۃ المنتہیٰ، حوض کوثر اور بہشت کے وہ عجائب وغریب دیکھے جو آج تک کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی کسی انسان کے وہم وگمان کی وہاں تک رسائی ہوئی۔ حجاب کبریا سے پار ہوئے، قاب قوسین او ادنیٰ کی شان سے نوازے گئے، دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے، مازاغ کے لقب

سے سرفراز فرمائے گئے۔

جب آپ کی مقام "قاب وقوسین وادنی" پر تشریف آوری ہوئی تو آپ نے چاہا کہ آپ اپنے نعلین شریف اتار لیں، رب العزت نے ارشاد فرمایا" محبوب نعلین مت اتاریئے بلکہ نعلین کے ساتھ ہی تشریف لے آئیں۔ عرض کی اے رب العلمین موسیٰ علیہ السلام سے تو تو نے کوہ طور پر ہی نعلین اتروادیئے تھے۔ جبکہ یہ مقام قاب قوسین ہے کہ کوہ طور سینا سے ہزاروں گنا افضل اور پاک طاہر ہے۔ فرمایا" محبوب موسیٰ سے تو نعلین طور پر اسلئے اتروائے تھے تاکہ موسیٰ کے قدموں کو طور سینا کی مقدس خاک لگے اور موسیٰ کو مزید پاکی حاصل ہو اور اب ہم چاہتے ہیں تمھارے نعلین کی پاک خاک عرش معلی کو لگے تاکہ اسے پاکیزگی حاصل ہو۔ روایت ہے کہ جب حضور پاک ﷺ سے واپس تشریف لائے اسی صبح آپ گھر سے باہر تشریف لے گئے آپ کی نگاہ ایک کنیز پر پڑی جو آٹے کا مشکیزہ کندھوں پر اٹھا کر روتی ہوئی جارہی تھی، حضورؐ نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس کنیز نے بتایا کہ میں ایک یہودی کی کنیز ہوں مجھے مالک نے چکی پر دانے پسوانے بھیجا تھا کہ دانے پسوالاؤں میں بیمار ہوں مجھے دیر ہوگئی اب مجھے ڈر لگتا ہے وہ مالک مجھ پر تشدد کریگا۔ حضور علیہ الصلوۃ السلام نے آٹے کا مشکیزہ اپنے دوش مقدس پر اُٹھایا اور اس کنیز کو لیکر اس یہودی کے دروازہ پر پہنچے و دروازہ پر دستک دی یہودی گھر سے باہر آیا یہودی چونکہ آپ کو جانتا تھا عرض کی آج آپ کس وجہ سے میرے یہاں تشریف لائے حضورؐ نے کنیز کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اسکی سفارش کی، یہودی نے نہایت تعجب سے آپ سے سوال کیا آج شب آپ کو معراج ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک لیکن اس واقعہ معراج کا تجھے کیونکر علم ہوا۔ یہودی نے عرض کی برائے مہربانی آپ تھوڑی دیر انتظار کیجیے۔ چنانچہ وہ

بقیہ صفحہ نمبر:19

منقبت در شانِ مولا علیؑ

کب ہے نیا یہ ورد میرا علیؑ مدد
بچپن میں اپنے گھر میں سنا یا علیؑ مدد

تھوڑی سی حرف وصورت کی پہچان جب ہوئی
سب سے بھلی لگی یہ صدا یا علیؑ مدد

رویا تو ماں سے نادِ علیؑ پڑھ کے دم کیا
سویا تو لوریوں میں سنا یا علیؑ مدد

پیروں کو پہلی بار چھوا جب زمین نے
لپٹا تو میری ماں نے کہا یا علیؑ مدد

ہم سے بڑوں کو اپنے بڑوں سے ملا یہ ورد
بچوں نے ہم سے سن کے کہا یا علیؑ مدد

صد شکر ہم ازل سے منافق نہیں رہے
ہر نسل کی زباں پہ رہا یا علیؑ مدد

فضائلِ مولودِ کعبہ علیہ السلام

(قسط اوّل)

ازقلم: صاحبزادہ سلطان محمد حیات

اس کارگاہِ انسانیت میں ہزاروں شخصیات ایسی گزریں جن کے ایک ایک کردار کو سینکڑوں لوگوں نے قلم بند کر کے تاریخ کا حصہ بنایا ۔یہ حقیقت ہے کہ ہوتی ہیں کچھ شخصیات اس قابل کہ ان کی سیرت کو لکھنا لوگ اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔اور کیوں نہ سمجھیں ایسی شخصیات کا ایک ایک کردار اس قدر حسین وجمیل ہوتا ہے کہ لکھنے والا اسے اپنا ideal تصور کرتا ہے۔پھر کردار کے بھی مختلف پہلو ہوا کرتے ہیں کبھی وہ بُردبار شخصیت بن کرا ابھرتا ہے تو کبھی بہادری کی صورت اپنالیتا ہے۔۔۔کبھی وہ سلطان بن کر راج کرتا ہے تو کبھی فقیر کی سی تصویر اختیار کر لیتا ہے۔۔۔

تقویٰ۔۔۔طہارت۔۔۔نفاست۔۔۔صداقت۔۔۔

طاقت۔۔۔کرامت۔۔۔ولایت۔۔۔اطاعت۔۔۔

قناعت۔۔۔شجاعت۔۔۔حسن۔۔۔جمال۔۔۔پاکیزگی۔۔۔

خوبصورتی۔۔۔ بہادری۔۔۔ بُردباری ۔۔۔اخلاق۔۔۔

سیرت۔۔۔ صورت۔۔۔حکمت۔۔۔علم۔۔۔حلم۔۔۔

فقر۔۔۔درویشی اور فقیری جہاں یہ سارے کردار یک جاہ ہوکر ایک ہی جان میں سما جائیں تو اس منزلِ مقصود کو علی علیہ السلام کہتے ہیں۔

یوں تو مولا علی علیہ السلام کی شخصیت اور آپ کی شان میں کچھ لکھنا بہت مشکل کام ہے لیکن جب انسان کسی کو اپنا ideal بنا لے تو اس کا قلم اس کا ہاتھ پکڑ کر خود بخود اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے مگر یہ بات بھی سچ ہے کہ قلم چاہے جتنا بھی سفر طے کر لے کچھ منزلیں ایسی ہوا کرتی ہیں کہ ان کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوا کرتی ہے۔حضرت مولا علی مشکل کشا شیرِ خدا علیہ السلام بھی ایک ایسی بلندی کا نام ہے کہ ان تک کسی کا بھی پہنچنا تو دور ان کے مقام کی بلندیوں کی طرف دیکھنے کی بھی نظرِ انسانیت میں طاقت نہیں ہے اور نہ ہی کسی قلم میں اتنی سیاہی ہے کہ وہ ابوتراب علیہ السلام کی شان کو لکھ سکے۔یہ ہمارا عقیدہ ہے کیونکہ یہ فرمانِ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حدیث نمبر : ۱)

مفہوم حدیث ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں اور اُس سے تمام انسان علی علیہ السلام کی شان لکھنے بیٹھیں تو سیاہیاں ختم ہو جائیں گی قلمیں ٹوٹ جائیں گی مگر علی علیہ السلام کی شان کو کوئی بھی مکمل نہیں لکھ پائے گا۔

شانِ ابوالحسن علیہ السلام احادیث کی روشنی میں:

مولا علی علیہ السلام کی شان میں جتنی احادیث ملتی ہیں اتنی احادیث کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں ملتی۔ہم یہاں چند احادیث مختلف موضوعات پر اپنے قارئین کے سامنے پیش کریں گے جن سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جائے گی کہ حضرت ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے ہر خوبی سے نوازا ہوا تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مولا علی علیہ السلام کو ولایت کی سند عطا فرمانا:

(حدیث نمبر :۲) عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال،قال رسول الله صلى الله عليه والهٖ وسلم ما تريدون من على ؟ما تريدون من على ؟ما تريدون من على ؟ ان عليا منى وانا منه، وهو ولى كل مئو من من بعدى۔ (السنن الكبرى، ترمذى،مسند احمد بن حمبل،المستدرك ، خصائص علىؑ)

ترجمہ:عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:''تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو''؟''تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو''؟''تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو''؟ پھر فرمایا:''بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے''۔

(حديث نمبر :۳) عن سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه والهٖ وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولا ہ، وسمعته يقول: انت منى بمنزلة هارون عليه السلام من موسىٰ عليه السلام، الا انه لا نبى بعدى وسمعته يقول لا عطين الرايه اليوم رجلا يحب الله و رسولهٗ۔ (السنن ابن ماجه۔ خصائص علىؑ)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:تم میری جگہ اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی جگہ پر تھے پر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو(غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

ایک روایت میں ان الفاظ (جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے) کے ساتھ مندرجہ ذیل الفاظ کا بھی اضافہ ہے کہ (حديث نمبر :٤) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔

مذکورہ حدیث شریف سے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اگر مؤمنین کا کوئی ولی وارث ہے تو وہ حضرت اسد اللہ الغالب علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات ہے۔اور حیدر کرار علیہ السلام کے مقام کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک شیر خدا علیہ السلام کا کیا مقام و مرتبہ ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس قدر مولائے کائنات علیہ السلام سے محبت فرماتے

ہیں۔

علی علیہ السلام کا دوست اللہ تعالیٰ کا دوست علی علیہ السلام کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن:

مولا علی مشکل کشا شیر خدا علیہ السلام کے ساتھ دوستی انسان کو معرفتِ خداوندی کے قریب کرتی ہے اور اسے ولایت کے درجے پر فائز کردیتی ہے اور آپ علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کس طرح وبالِ جان بن جاتی ہے یہ حدیث شریف کے ان الفاظ میں مذکور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت مولا علی علیہ السلام کو دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(حدیث نمبر :٥) اللهم !وال من والاه، اللهم عاد من عاداه۔ (طبرانی)

ترجمہ: اے اللہ جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

ایک روایت میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ ان الفاظ کا بھی اضافہ ہے:

(حدیث نمبر :٦) اللهم ! من احبه من الناس فکن لهٗ حبیباً، ومن ابغضهٗ فکن لهٗ مُبغضا۔ (کنزالعمال)

ترجمہ: اے اللہ جو اسے محبوب رکھے تو بھی اسے محبوب رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔

مولا علی علیہ السلام حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کنبہ میں شامل ہیں:

(حدیث نمبر :٧) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت (مباہلہ) نازل ہوئی (فدع ابناء نا وابناء کم) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت مولا علی علیہ السلام، حضرت سیدہ بی بی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلا کر دعا کی۔ الٰہی! یہ میرے کنبہ کے لوگ ہیں۔

اس روایت کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں صحیح مسلم شریف کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

محبتِ علی علیہ السلام کا حکم:

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے محبت ایمان کا حصہ ہے اگر کوئی بھی شخص آپ علیہ السلام سے بغض و عداوت رکھے تو اس کا ایمان سلامت نہیں اور مولا علی علیہ السلام سے محبت کرنا اس لئے بھی اہم ہے کیونکہ حضور پاک رحمتِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود بھی مولا علی علیہ السلام سے محبت کی اور اپنے امتیوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ حدیث شریف میں ہے:

(حدیث نمبر :٨) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ خود بھی علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، السیوطی، ص،٣٦٦)

حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مولا علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنانا:

(حدیث نمبر :٩) ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مواخات قائم فرمایا تو حضرت علی علیہ السلام چشم گریاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں رشتہ مواخات قائم فرمایا مگر میں یوں ہی رہ گیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا تو حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی علیہ السلام تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(سنن ترمذی)

رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مولا علی علیہ السلام کو علم کی سند عطا فرمانا:

حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو تمام علوم پر عبور عطا فرمایا ہے تو وہ مولا علی علیہ السلام کی ذاتِ والا شان ہے مولا علی علیہ السلام کو باب العلم کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے اور یہ سند حضرت علی علیہ السلام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود عطا فرمائی۔ چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حدیث نمبر: ۱۰) اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔

(شرح خصائص علیؓ: ص، ۱۴۲)

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

تمام دروازے بند کریں ماسوائے علی علیہ السلام کے:

(حدیث نمبر: ۱۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بابواب المسجد فسدت، الا باب علی رضی اللہ عنہ۔ (السنن الکبری، للنسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا تو وہ بند کر دیئے گئے ماسوائے علی المرتضیٰ علیہ السلام کے دروازے کے۔

مندرجہ بالا حدیث شریف بہت ہی مشہور حدیث ہے کہ اکابرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ جن کے گھر کے دروازے مسجد میں کھلا کرتے تھے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ما سوائے علی علیہ السلام کے سب اپنے اپنے دروازے بند کردیں۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ (حدیث نمبر: ۱۲) جس وقت حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کر دیے اور اگلے روز حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے سوائے علی علیہ السلام کے باقی تمام صحابہ کے دروازے بند کروا دیئے ہیں تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے یہ حکم نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم صادر فرمایا ہے۔ (خصائص علیؓ)

ایک روایت میں (حدیث نمبر: ۱۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا ہیں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے فقط اس قدر جگہ رکھنے کی اجازت دے دیں جس سے میں داخل ہوسکوں اور نکل سکوں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ پس بابِ علی علیہ السلام کے سوا تمام دروازے بند کردیئے گئے۔ (شرح خصائص علیؓ)

﴿جاری ہے﴾

خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ

حافظ محمد سلطان سلطانی

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری غریب نواز علیہ الرحمہ خاندان سادات کے شہزادے ہیں سنجر میں آپکی پیدائش ہوئی۔ یہ گاؤں ایران اور افغانستان کی سرحد پر واقع ہے خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کے والد ماجد اور والدہ صاحبہ دونوں بڑے متقی اور عابد وزاہد تھے اور اولیاء کاملین میں شامل ہیں۔

سیدنا معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ نے گیارہ سال اپنے والدین کی آغوش شفقت اور علمی درس گاہ سے فیض حاصل کیا خواجہ صاحب کی عمر گیارہ سال کی ہوئی تو والد ماجد کا سایہ اُٹھ گیا۔ کچھ مہینوں کے بعد والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئی۔

خواجہ صاحب کے والد ماجد کی کچھ زمین اور کچھ باغات تھے۔ زمین اور باغ کا آدھا خواجہ صاحب کے بھائی کو اور آدھا حصہ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کو ملا۔ آپ اپنے باغ کی خوب دیکھ بھال کرتے اور اسی میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیا کرتے۔ ایک بار آپ کے باغ میں ایک درویش مجذوب حضرت شیخ ابراہیم کندوزی علیہ الرحمہ جو اپنے وقت کے قطب تھے درویشانہ لباس پہنے بال بکھرے ہوئے ہیں آپ علیہ الرحمہ کے باغ میں داخل ہوئے۔ خواجہ صاحب نے اپنے باغ کا تازہ انگور کا خوشہ توڑا اور اس مرد مجذوب کے سامنے پیش کیا۔ حضرت شیخ ابرہیم کندوزیؒ انگور کھا کر بڑے خوش ہوئے اور اپنی جیب سے ایک سوکھا ہوا روٹی کا ٹکڑا نکالا اسے اپنے منہ سے چبا کر خواجہ صاحب کے منہ میں ڈال دیا۔ خواجہ صاحبؒ اسے کھا رہے تھے اور دنیا کی محبت دل سے نکل رہی تھی خواجہ صاحب نے اپنی ساری جائیداد فروخت کر کے رقم غریبوں مسکینوں، بیواؤں میں تقسیم کر دی اور آپ ثمر قند کی طرف تشریف لے گئے وہاں ایک بزرگ ہاشم الدین کے مکتب میں قرآن کریم حفظ کیا اور علم دین حاصل کیا۔ علم دین حاصل کرنے کے بعد آپ نے اسلامی ملکوں کا دورا کیا۔ جہاں کسی بزرگ کا سنتے تو جا کر اُن کی زیارت کرتے اسی طرح حضرت خواجہ صاحب اسلامی ملکوں کی سیاحت فرما رہے تھے کہ آپ کی ملاقات حضرت عثمان ہارونیؒ سے ہوئی آپؒ نے حضرت عثمان ہارونیؒ کی بیعت کی اور ان کے مریدوں میں شامل ہوگئے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ اپنے مرید صادق کو لیکر مکے مدینے گئے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دعا مانگی یا اللہ معین الدین کو اپنے محبوب بندوں میں قبول فرما۔ بیت اللہ سے آواز آئی ہم نے قبول کیا۔ اسکے بعد سرکار مدینہ ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے۔ پیر صاحب نے اپنے مرید کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا اور عرض کی آقا میرے غلام کو قبول فرمائیں۔ حضور ﷺ کے روضہ انور سے آواز آئی ہم نے

خواجہ معین الدین کو قبول کیا اور سلطان الہند بنا دیا اسی واسطے آپ علیہ الرحمہ کو عطاء رسول کہتے ہیں حضور ﷺ کی عطا سے آپ نے یہ مقام حاصل کیا۔

یوں تو حضرت خواجہ غریب نواز کی بہت سی کرامتیں ہیں۔ جنکو لکھنا اور پڑھنا مشکل ہی نہیں نہ ممکن بھی ہے انہیں کرامات میں سے ایک ادنٰی سی کرامت کا ذکر کرتے ہیں۔ شہاب الدین غوری اپنا مٹھی بھر لشکر لیکر پرتھوی راج کے مقابلے پر اجمیر کی سرزمین کی طرف پہنچا۔ پرتھوی راج کی فوج کو مقابلہ ہوا پرتھوی راج کی فوج لاکھوں کی تعداد میں ہے مسلمان فوج پر چھائی ہوئی ہے مسلمان مجاہد شہید ہورہے تھے۔ ہر طرف ہندو سپاہی نظر آرہے تھے۔ شہاب الدین غوری بڑا پریشان ہے کہ فتح کی کوئی صورت نہیں اچانک ایک مجاہد دیکھائی دیتا ہے۔ جسکے سر پر عمامہ ہے۔ جسم پہ جبہ ہے جدھر سے پرتھوی راج کی فوج حملہ کرتی ہے وہ سپاہی تن تنہا آگے بڑھتا ہے اور تلوار کے وار سے حملہ روکتا بھی ہے اور انہیں واصل جہنم بھی کرتا ہے آخر شام سے پہلے مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ شہاب الدین غوری نے اپنے جرنیلوں کو کہا جس سپاہی کی وجہ ہم کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ اس سپاہی کو تلاش کرو تلاش کیا وہ سپاہی نظر نہیں آیا شام کا وقت ہے شہاب الدین غوری امام فخر الدین علیہ الرحمہ اور جرنیلوں کو لے کر فاتحانہ انداز سے پرتھوی راج کے محل میں داخل ہونے لگا تو مغرب کی اذان سنائی دی۔ شہاب الدین غوری نے پوچھا ہم سے پہلے یہاں کون آیا ہے بتایا گیا کہ تم سے پہلے یہاں چالیس درویش اور ایک انکا سردار ہے انہوں نے ایک کچی سی مسجد بنائی ہوئی ہے وہ یہاں اذانیں دیتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں تلاوت کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں پرتھوی راج نے انکو نکالنے کی بہت کوشش کی بڑی طاقت لگائی لیکن انکے سامنے ساری طاقتیں فیل ہوگئیں۔ شہاب الدین غوری نے جب یہ سنا تو الٹے قدم واپس آیا تاج اُتارا، وضو کیا اور امام صاحب کے پیچھے نیت باندھ کر کھڑا ہوگیا۔ جب نماز مکمل ہوئی امام صاحب نے سلام پھیرا اور شہاب الدین غوری کی نظر اس امام صاحب کے چہرے نورانی پر پڑی تو پہچان گیا اور نماز مکمل کرکے اپنے تمام وزیروں جرنیلوں کو خطاب کرکے کہا وہ سپاہی اس مسجد کا امام ہے تمام وزیر جرنیل آگے بڑھے اور اپنے امامے اتار کر امام صاحب کے قدموں میں رکھ دیئے۔

اب تاریخ سے پوچھیں وہ کون سا امام ہے میدان جہاد میں جائے تو فوجیوں کے سپہ سالار ہے نماز کا وقت آئے تو مسجد کا امام ہے جسکی وجہ سے مسلمانوں کو تاریخی فتح نصیب ہوئی جب تاریخ سے پوچھا تو تاریخ پکار اُٹھی اس سپاہی اور اس امام کا نام سلطان الہند عطاء رسول خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ ہے شہاب الدین چشتی غوری کی روح بھی قیامت تک یہ پیغام نشر کرتی رہے گی مجھے فتح نصیب ہوئی تو خواجہ معین الدین چشتی کے دامن ولایت کے صدقے ہوئی۔

مسلمانو: آج بھی اگر فتح حاصل کرنی چاہیے ہو تو اس کی ایک صورت ہے وہ ہے اللہ کے فرمابردار بندے بن جاؤ نبی پاک ﷺ کے باادب سچے پکے امتی بن جاؤ اولیاء اللہ کے سچے پکے غلام بن جاؤ مرجاؤ گے فتح و نصر تمھاری رکابوں کو بوسہ دے گی۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ حضور ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت

سے فیض یاب ہونے کے بعد بغداد شریف آئے۔ غوث اعظم علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی اور خواجہ صاحب علیہ الرحمہ روحانیت سے فیض یاب ہوئے۔ حضور غوث اعظم شہنشاہ بغداد نے خواجہ صاحب کو تاکید فرمائی کہ سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ سے ہیں اجمیر کی سر زمین کے ولیوں کی حکومت عطا کی گئی ہے فوراً اجمیر کی سرزمین پر پہنچو حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ جب مختلف علاقوں کا سفر کر کے اجمیر کی سرزمین پر پہنچے تو آپؒ نے دیکھا ہر طرف کفر کی تاریکی چھائی ہے لوگ بت پرستی اور آگ کی پوجا کر رہے ہیں۔ ایک جگہ دیکھا بہت سے لوگ آگ کی پوجا کر رہے ہیں خواجہ صاحبؒ نے اپنے ایک درویش سے کہا کہ آگ کے پجاریوں کے پاس جاؤ اوران سے پنڈت سے کہو سردی بہت ہے موسم ٹھنڈا ہے ہم کو وضو کرنے کرنا ہے جسکی وجہ سے پانی گرم کرنے کیلئے تھوڑی سی آگ چاہیے جب درویش پنڈت کے پاس گیا اور پنڈت کو کہا تو پنڈت کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے کہا کہ یہ ہمارا معبود ہے ہمارا خدا ہے ہم اسکو کاٹ نہیں سکتے تم ہمارے خدا کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہو ہم تمہارے ٹکڑے کر دیں گے۔ درویش واپس آ گیا عرض کی حضور علیہ الرحمہ وہ آگ نہیں لینے دیتے۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ خود گئے فرمایا ہمیں پانی گرم کرنے کیلئے آگ چاہیے انہوں نے کہا یہ ہمارا دیوتا ہے ہمارا خدا ہے خواجہ صاحب نے فرمایا جس آگ کی تم پوجا کرتے ہو یہ آگ تم کو پہچانتی ہوگی اگر تم اس میں ہاتھ ڈالو تو یہ آگ تمھیں نہیں جلائے گی۔ انہوں نے کہا آگ تو جلاتی ہے آگ کا کام ہی جلانا ہے۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا اگر میں اس آگ میں کود جاؤں اور یہ آگ مجھے نہ جلائے تو بتاؤ میرا مذہب سچا ہے یا تمہارا مذہب سچا ہے۔ خواجہ صاحبؒ نے ملکر کہا آپکا مذہب سچا ہوا۔ پنڈت کا چھوٹا بچہ اسکی گود میں تھا خواجہ صاحب نے اس بچے کو اپنی گود میں لیا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آگ کے شعلوں میں کود گئے۔ پنڈت اور تمام آتش پرستوں کو بچے کی فکر پڑ گئی کہ بچہ جل جائے گا۔ آگ کے اندر سے بچے کی آواز آئی میں بالکل صحیح ہوں یہ آگ نہیں باغ ہے۔ کچھ دیر بعد خواجہ صاحب آگ سے باہر تشریف لائے آگ نے آپ کے کپڑوں تک کو نہیں چھوا اور بچہ جو آپ کی گود میں تھا وہ کلمہ پڑھ رہا تھا۔ اس بچے نے کہا خیریت اسی میں ہے کہ سب کلمہ پڑھ لو۔ صرف دنیا کی آگ سے نہیں جہنم کی آگ سے بھی بچ جاؤ گے خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ کی اس کرامت کو دیکھ کر چالیس ہزار آتش پرستوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔

بقیہ معراج النبیؐ

یہودی جاتا ہے اور اپنے ساتھ تمام اپنے قبیلے کو لوگوں کو اکٹھا کر کر لے آیا اور تورات جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا پڑھکر اپنے ساتھیوں کو سنایا کہ رسول اللہ ﷺ کی معراج کی نشانی یہ ہے کہ معراج کی صبح وہ ایک کنیزہ کا آٹے کا مشکیزہ اُٹھا کر یہودی کے پاس سفارش لیکر آئیں گے جب تمام یہودیوں نے یہ واقعہ سنا تو اس واقعہ کی صداقت پر ایمان لاتے ہوئے یوں عرض کیا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ

(معارج النبوۃ ج۲:۲۱۲)

صوفی ازم اور حضرت سلطان باھوؒ

از: صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری

﴿قسط دوم﴾

﴿بیت﴾

ہم نے دریائے عشق میں اس شان سے شناوری کی کہ ہمارا سر ہمیشہ عرش سے اوپر ہی رہا۔

﴿شب معراج اور حجابات﴾

یہ فقیر باھو کہتا ہے کہ شب معراج جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام براق پر سوار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے اٹھارہ ہزار عالم کی جملہ موجودات کو آراستہ و پیراستہ کر کے عرش و کرسی سے بالاتر سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر دست بستہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام "محمود نصیرا قاب قوسین او ادنیٰ" کے اعلیٰ مقام پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اٹھارہ ہزار عالم کو آپ کے تابع کیا آپ کو اُس کا معائنہ کرایا اور جملہ موجودات کو آپ کے سپر کیا، آپ بتائیں کہ آپ کو کون سی چیز پسند آئی اور کیا چیز لینا پسند فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے عرض کی: خداوند! مجھے اسم اللہ اور تیری محبت پسند آئی اور میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔ فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری محبت کس چیز میں ہے؟ میں کونسی چیز پسند کرتا ہوں؟ وہ کون سی چیز ہے کہ جسے میرا قرب حاصل ہے اور میرے اور اُس کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔۔۔؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی:۔ خداوندؐ وہ چیز فقر فنافی اللہ بقاباللہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:۔ الٰہی مجھے مسکینوں والی زندگی دے، مسکینوں والی موت دے اور میرا حشر بھی مسکینوں کے زمرے میں کر۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقر کو خدا سے یکتا پایا، تو فرمایا: قوم کا سردار فقراء کا خادم ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: جب فقر اپنے کمال کو پہنچتا ہے، تو اللہ ہی اللہ ہوتا ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے: اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فقر اختیاری تھا نہ کہ اضطراری۔ جب رسول کریم ﷺ نے پوچھا: خداوند! مجھے ہر وہ چیز ناپسند ہے جو تجھے ناپسند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ مجھے کون سی چیز نہ پسند ہے؟ عرض کی: خداوند! تیری ناپسند چیز دنیا ہے کہ دنیا کی قدر تیری نگاہ میں مچھر کے پر جتنی بھی نہیں ہے لہٰذا جو دنیا کو پسند کرتا ہے وہ تیری درگا کا ناپسندیدہ شخص ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے سوائے ذکر اللہ کے۔

﴿ولایت پانے کا نسخہ﴾

سن! فقیر باھو کہتا ہے کہ فقر کے تین حروف ہیں، فقہ کے بھی تین حروف ہیں اور حلیم اللہ تعالیٰ کا نام ہے، ان سب کو ملا کر یکجا کر دے اور شریعت کے پانی میں گھول کر اس میں طریقت و معرفت و حقیقت اور عشق و محبت ملا دے اور پھر پیالہ بھر کے پی لے، اس کے بعد میدان فقر میں قدم رکھ اور ہر دو جہان کو بھول جا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس، یہ قدم اُٹھائے بغیر راہِ فقر میں ہرگز نہیں چلا جا سکتا کہ ہزاروں ہزار طالبان الٰہی اس ورطہ توحید میں غرق ہو کر مجذوب ہوئے اور رجعت کھا کر حسرت کی موت مرے، لہٰذا سوتے جاگتے اور مستی و ہشیاری کی ہر حالت میں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کار بند ہو کر ہوشیاری سے معیت الٰہی اختیار کیے رکھ۔

جب ایک عام انسان مذکورہ نسخہ ولایت پر عمل کرتا ہے، تو پھر وہ اہل صوفیاء کے نزدیک فقیر کہلانے کا حقدار ہو جاتا ہے، اور پھر یہ عام انسان ایک خاص انسان میں تبدیل ہو جاتا ہے، جسے اصطلاح روحانیت میں فقیر کہا جاتا ہے، اور یہی وہ قسم ہے جس پر حضور اکرم ﷺ نے الفقر فخری والفقر منی فرما کر فرمایا، جب یہ عام بندہ خواص میں شامل ہو جاتا ہے، تو پھر اس کے انداز زندگی میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو جاتا

ہے، اوراس کا رہن سہن بھی یکسر بدل جاتا ہے، جیسا کہ قائد صوفی ازم حضرت غوث صمدانی قطب ربانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ فقیر کے معاملات زندگی سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿حالت فقر میں فقیر کے آداب﴾

فقیر کا فرض ہے کہ وہ اپنے فقر پر ترس کھا کر اس کا تحفظ کرے، جیسے مال دار ترس کھا کر اپنی دولت کا تحفظ کرتا ہے۔ یعنی جس طرح مال دار اپنی دولت کے تحفظ کیلئے ہر طرح کے جتن کرتا ہے کہ اس کی دولت ضائع نہ ہو۔ اسی طرح فقیر کو اپنے فقر کیلئے ہر قسم کی دوڑ دھوپ کرنا ضروری ہے تا کہ اس کا فقر باقی رہے اور زائل نہ ہو ایسا نہ ہو کہ فقیر حق تعالیٰ سے یہ دعا کر بیٹھے کہ یا اللہ میرا فقر دور کر کے مجھے مال دار بنا دے یا مال دار بننے کیلئے یا دولت کی کثرت کے لئے کمائیوں، دھندوں اور اسباب معاش کی تلاش کرنے لگے۔ ہاں اگر اپنے بچوں کیلئے اور حالت تنگی میں اپنے نفس کو سوال سے بچانے کیلئے بقدر ضرورت حلال پیشہ اختیار کر لیا جائے تو خیر۔ فقیر کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ بقدر کفایت حاصل کر لے اور اس سے زیادہ کسی حال میں بھی حاصل نہ کرے اور اس مقدار کو حاصل کرنا بھی اللہ کے حکم کی تعمیل کیلئے اور خودکشی میں پڑنے کے ڈر سے ہو حق تعالیٰ جل مجدہ نے فرمایا "اپنی جانوں کو قتل مت کرو، دیکھو اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے" کیونکہ نفس کو اس کے حق سے روکنا حرام ہے اور نفس کا حق بقدر طعام و شراب، لباس اور بقدر ضرورت ادویات ہیں اور فرائض ادا کرنے میں سستی نہ کرے یعنی نمازوں کا معہ ان کی شرائط و ارکان اور واجبات کے ان کے اوقات میں پابند رہے کیونکہ یہ واجب ہے۔ اس سلسلے میں لذات کو ترک کر دو اگر لذتیں مقدر میں ہوں گی تو بلا تکلف حاصل ہو کر رہیں گی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے خود اسباب پیدا فرما دیں گے اس لئے قطعاً لذات کے پیچھے نہ بھاگو البتہ اگر کسی بیمار کوئی حکیم بطور دوا کسی لذت والی چیز کے استعمال کا مشورہ دیتا ہے تو وہ اسے استعمال کرے کیونکہ ایسا کرنا حالت مرض میں نفس کے لئے ضروری ہے جس طرح حالت صحت میں مقدر کفایت روٹی کھائی جاتی ہے۔ فقیر کو فقر میں ایسی لذت حاصل ہونی چاہیے جو حالت امیری میں امیر کو بھی نہیں آتی، اسی طرح اسے گم نامی پستی لوگوں میں عدم قبولیت اور عدم تعلقات کو اختیار کرنا چاہیے۔ فقیر کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس کا دل حال کی صفائی کی وجہ سے قوی رہے اگرچہ اس کا ہاتھ مال سے خالی ہے اور جیسے جیسے فقر و فاقہ میں اضافہ ہو ویسے اس کے قلب و سینے کی صفائی ہو، مسرت بڑھتی جائے لیکن اگر مفلسی کا خیال اس کے دل کو تاریک کر کے اسے مالک سے ناراض کر دے تو وہ سمجھ لے کہ میں فتنے میں مبتلا ہوں، حالت فقر میں گناہ کبیرہ کر بیٹھا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ سے پرخلوص توبہ کرے، گناہ کی کرید کرے، اپنے نفس کو ملامت کرے۔ اگر کسی فقیر کی اولاد زیادہ ہو تو اس کی حالت یہ ہونی چاہیے کہ ان کی روزی کے متعلق وہ پرسکون رہے، اپنے رب پر بھروسہ رکھے، اپنے مالک کے حکم کے مطابق بظاہر کوئی پیشہ اختیار کر لے جب کہ باطن سے اپنے رب کے وعدے پر مطمئن رہے اور پورا پورا یقین کر لے کہ میرے بچوں کی روزی اللہ کی ضمانت میں ہے اور انہیں ان کے نصیب کا رزق مل کر رہے گا خواہ میرے ذریعے ملے یا کسی اور ذریعے سے اس لئے خود کو درمیان سے ہٹا لے اور خالق و مخلوق کے درمیان فضول کوشش نہ کر بلکہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم بجالائے اور رب پر اعتراض نہ کرے، نہ ناراض ہو، نہ الزام لگائے، نہ اس کے وعدہ میں شرک کرے، نہ کسی سے اس کا شکوہ کرے ہاں جو کچھ شکوہ شکایت ہو وہ رب کے حضور پیش کرے، اللہ سے دعا مانگے کہ وہ صبر کی اور اہل و عیال کے متعلق اپنا حکم بجالانے کی توفیق عطا فرمائے، ان کا رزق آسان فرما دے کیونکہ وہ

قریب ہے اور دعا قبول کرنے والا ہے۔ وہ اپنے بندے کو مشکل میں ڈال کر اپنے قریب کر لینا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سوال کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں کیونکہ سوال رب اور بندے میں، سید اور غلام میں، مال دار اور نادار میں تمیز کرتا ہے۔ بندہ فخر و تکبر سے نکل کر عجز و انکساری کی طرف لپکتا ہے اور جب بندہ عاجز بن جاتا ہے تو فوراً اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے حالانکہ آخرت کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔ فقیر کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مستقبل کے لئے پریشان نہ ہو بلکہ حال پر ثابت قدم رہے حال کی حدود شرط اور آداب کی حفاظت کرے، دوسرے لوگوں سے صرف نظر کرلے خواہ وہ اس سے اعلیٰ ہیں یا کمتر۔ کسی غیر کے مال کی طمع نہ کرے کیونکہ یہ خصلت ہلاک کرنے والی ہے اور حال ہی حال والے کی نعمت و سلامتی کا ذریعہ ہے جس طرح بعض غذائیں بعض افراد کیلئے موجب صحت اور بعض کیلئے موجب مرض ہیں اس لئے مریض طبیب کے مشورے کے بغیر انہیں استعمال نہ کرے اسی طرح فقیر خود اپنے لئے حال کا انتخاب نہ کرے الا یہ کہ اسے اس میں داخل کر دیا جائے اور خود کسی حالت و مقام میں اپنے نفس کو بغیر حکم الٰہی داخل نہ کرے کیونکہ وہی زندگی موت کا مالک ہے ورنہ فقیر گمراہ جائیگا۔ فقیر کو اس کے حال سے منتقل کرنے والا وہی ہے جو روکنے والا اور عطا کرنے والا ہے جو امیری غریبی کا مالک ہے جو ہنسانے والا اور رلانے والا ہے۔ یہی چیز فقیر کو اس کے رب کے قریب کرنے والی ہے۔ متقدمین طریقت کا یہی وطیرہ رہا ہے اور رب کے اختیار میں ہی انجام ہے۔ فقیر کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ ہر وقت موت کیلئے منتظر رہے کیونکہ موت کا انتظار اس کی فقیری پر مددگار ہے۔ فقیر کو ہر تکلیف برداشت کرنی چاہیے کیونکہ اس طرح اُمیدوں کا خاتمہ ہوگا اور دنیاوی شہوات منقطع ہو جائیں گی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لذات کو کاٹ دینے والی "موت" کو بکثرت یاد کرو۔ فقیر کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اس کے دل سے مخلوق کی یاد نکل جائے۔ ایک ادب یہ ہے کہ اگر کسی مال دار سے ملاقات ہو تو اس کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے اور وہ جو چیز ہبہ کرے خواہ حقیری ہو، اسے قبول کرلے کیونکہ یہ دلی طور پر اسباب کا غلام نہیں جس طرح دولت مند ہے۔ اگر فقیر صاحب عیال اور غریب ہو تو اہل و عیال پر تنگی نہ کرے الا یہ کہ اس کے اہل و عیال بخوشی فقیری پر اسے ترجیح دیں اور صبر و رضا، معرفت، نوران کے دلوں سے اندر کے اعضاء پر زبانوں اور طبائع پر ظاہر ہو تو ان حالت میں خرچ دینے یا نہ دینے کی فقیری کو ترجیح دینے اور اہل و عیال سے ہاتھ تنگ کرنے کی پرواہ نہ کرے۔ فقیر کا ایک ادب یہ ہے کہ حالت تنگی میں پاک دامنی نہ گنوائے یعنی جو چیز شرعاً حلال نہیں اسے اپنی فقیری کی وجہ سے استعمال نہ کرے کہ وجوب سے رخصت کی طرف نکل آئے کیونکہ تقویٰ ہی دین کی بنیاد ہے جب کہ طمع و حرص دین کیلئے ہلاکت ہیں اور مشکوک چیزیں دین کو بگاڑتی ہیں۔

﴿فقیر کیلئے آداب معاشرہ﴾

فقیر کو اپنے بھائیوں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے، ملاقات کے وقت ماتھے پر تیوریاں نہ چڑھائے، ان کے کام اگر خلاف شرع نہیں تو ان میں انکی مخالفت نہ کرے کیونکہ وہ کام حد سے متجاوز ہیں مگر موجب گناہ نہیں بلکہ مباح ہیں اس لئے ایسے کاموں میں الجھاؤ پیدا نہ کرے اگر ممکن ہو تو ان کا تعاون کرے۔ اپنے متعلق لوگوں کو دھوکہ نہ دے ان سے برا سلوک نہ کرے ان کے پیچھے ان کی غیبت نہ کرے، ان کے سامنے بدخلقی سے پیش نہ آئے، بلکہ ان کے پیچھے ان کا دفاع کرے، ان کے عیوب حتی الوسع پردہ ڈالے۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرے۔ اگر بیمار پرسی نہ کر سکے تو تندرستی پر اسے مبارکباد دے، اگر خود بیمار ہو جائے اور بعض لوگ اس کی بیمار پرسی

نہ کرسکیں تو انہیں معذور سمجھے اور اگر یہی بیمار ہو جائیں تو ان کی بیمار پرسی کے لئے ضرور شرکت کرے، قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرے، حق تلفی کرنے والوں کو ان کا حق دے، ظالم کو معاف کر دے، معاف کر دے، معافی مانگنے والے کو معاف کر دے اپنے نفس کو ملامت کرے، اپنی مملوکہ چیزوں کو اپنے بھائیوں کی چیزیں سمجھے البتہ ان کی چیزوں میں بلا اجازت تصرف نہ کرے، ہر حال میں تقویٰ کو لازم رکھے، اگر کوئی اس کے مال سے مستفید ہونا چاہے تو خندہ پیشانی سے اس کی ضرورت پوری کرے، اس کا شکریہ ادا کرے کہ اس نے تمہیں اپنی ضرورت کی چیز واپس نہیں مانگتے اگر یہ ممکن نہیں تو چیز کے دینے میں سرعت کرے اگرچہ کوئی روزانہ اس سے مطالبہ کرے کیونکہ لوگوں کو چھوڑ کر تن تنہا اپنے مال واسباب کو استعمال کرنا فقیر کے لائق نہیں۔ فقیر تو امین ہے کسی چیز کا اصل مالک نہیں ہے۔ جو شخص کسی چیز کا مالک ہے فی الحقیقت وہ چیز اس کی مالک ہے کیونکہ انسان اس چیز کا غلام بن جاتا ہے جس کے ہاتھ میں اس کی نکیل آجاتی ہے لہٰذا جو چیزیں فقیر کے قبضے میں ہیں انہیں اللہ کی مملوکہ اشیاء خیال کرے۔ فقیر خود بھی دوسرے بندوں کی طرح اللہ کا بندہ ہے اور اللہ کی چیزوں میں اس کے تمام بندے برابر ہیں۔ جو چیزیں دوسرے بندوں کے پاس ہیں ان کے تصرف میں حکم شرعی کا خیال رکھے تاکہ ان لوگوں میں شامل نہ جائے جو دوسروں کی ہر چیز مباح سمجھتے ہیں یہی مباحیہ وزنادوقہ (بے دین) لوگ ہیں۔ اگر کسی فقیر پر فاقہ یا مشقت آن پڑے تو حتیٰ الوسع اسے لوگوں سے مخفی رکھے تاکہ اس کے لئے تکلیف کرنے کی وجہ سے لوگوں کو مشقت ہوگی، اسی طرح اگر کوئی پریشانی یا غم لاحق ہو تو اسے بھی دوسرے بھائیوں سے مخفی رکھے تاکہ ان کی عیش اور راحت میں خلل واقع نہ ہو۔ اگر کسی کو پریشانی لاحق ہو مگر وہ خوشی کا اظہار کر رہا ہو تو بظاہر اس کے ساتھ بھی خوشی کا اظہار کرے اور ان سے ایسی گفتگو نہ کرے جو انہیں مزید پریشان کرتی ہو یعنی ان کے مزاج اور ماحول کی موافقت کرے مخالفت نہ کرے۔ آداب حسن معاشرت میں ایک ادب یہ بھی ہے کہ اگر کسی فقیر کو دلی غم پہنچے تو اس کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ شریفانہ گفتگو کرے تاکہ اس کا غم ماند پڑے۔ فقیر کو ہر کسی کے ساتھ سادگی کے ساتھ میل جول رکھنا چاہئے، کسی کو حد متجاوز ہونے کی تکلیف نہ دے بلکہ فقیر کو چاہے کہ کسی کے موافق شرعی کاموں میں اس کا تعاون کرے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے "ہم لوگوں کو (انبیاء) کو حکم ہے کہ ہم لوگون کے ساتھ ان کی عقل وفہم کے مطابق گفتگو کریں۔ فقیر کو چھوٹوں سے شفقت کے ساتھ بڑوں سے عزت سے اور برابر والوں سے ملاطفت سے پیش آنا چاہئے تاکہ سب کی نگاہوں میں ہر دل عزیز رہے۔

﴿فقراء کے بیوی بچوں کے ساتھ آداب﴾

بیوی بچوں کے ساتھ حسن اخلاق وخندہ پیشانی سے پیش آئیں اور دستور کے مطابق ان پر ہر ممکن چیز کرچ کریں۔ اگر آج فقیر بقدر کفایت کا مالک ہے۔ تو اسے آج ہی خرچ کر دے۔ کل کیلئے روک کر نہ رکھے جب کہ فی الحال اس کے خرچ کرنے کی آج ہی ضرورت ہو۔ اگر خرچ کے بعد کچھ بچ جائے تو اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ بچوں کیلئے کل کیلئے جمع کرلے اور خود بالتبع کھائے یعنی اگر بچوں سے بچ جائے تو کھالے بلکہ خود اپنے بیوی بچوں کے حق میں وکیل، خادم اور غلام کی مانند رہے اور بیوی بچوں کی خدمت اور ان کیلئے تکلیف اور ان کے کاموں کو بنانے کی زحمت اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی عبادت کو بجالانے کے لئے کرے اور اپنی خدمت کالعدم تصور کرکے بیوی بچوں کی خدمت کو اپنی خدمت کو اپنی خدمت پر ترجیح دے اور خود ان کی خدمت کرنے کی غرض بقدر طعام کھائے اور بچوں کو اپنی خدمت اور دل کی خواہشات کی پیروی

کرنے کی طرف توجہ نہ دلائے۔ اگر کسی فقیر کے پاس کوئی ایسی چیز ہو۔ جو جاڑے میں کام آنے والی ہو اور گرمی کے موسم میں اسے اس قیمت کی ضرورت ہو تو اسے بیچ کر اپنی ضرورت پوری کر لے۔ اگر آج کا خرچہ حاصل ہو جائے اور خرچہ کے بعد کل کیلئے بقدر کفایت بچ جائے تو بچالیا اور کل کا دن اللہ اللہ میں گزارے کسی کسب میں مشغول نہ ہو کیونکہ کفایت کے ساتھ توقف واجب ہے اور کل کی فکر کل آنے پر موقوف رکھے اگر کسی کو توکل پر قدرت حاصل ہو اور بھوک کی تکلیف پر صبر کر سکے لیکن اس کے بچے ان تکلیفوں کو برداشت نہ کر سکتے ہوں تو اس قسم کا توکل ناجائز ہے (کیونکہ اس سے ان کی حق تلفی ہوتی ہے) اس لئے ان کیلئے محنت کرے اور کمائے۔ اگر گھر والے اللہ کی اطاعت اور حسن سیرت کا نتیجہ مرتب ہو اور انہیں حرام نہ کھلائے کیونکہ حرام سے گناہ اور نافرمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ فقیر کو اپنے اعمال کی اصلاح میں صدق و صفائی میں اور دل کی پاکی میں پوری پوری سرگرمی دکھانی چاہیے۔ تاکہ اس میں اور اس کی بیوی بچوں میں معاملات درست رہیں اور وہ بھی بہترین صبر و اطاعت میں دلچسپی لیں اور پورے خاندان کی اللہ تعالیٰ اصلاح فرما دے اور سب گھر والے اس کے ہم خیال بن جائیں اور اس کی نیکیوں کی برکت متعدی ہو کر اس کے بچوں میں بھی پھیل جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو اللہ سے اپنے تعلقات بہتر بنالیگا اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس کے تعلقات بہتر بنا دے گا" اور اہل وعیال لوگوں میں شامل ہیں۔ اگر مہمان آجائے تو جو کھانا مہمان کو کھلائے وہی گھر والوں کو کھلائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فراخی دی ہے تو اتنا کھانا تیار کرایا جائے کہ سب کو کافی ہو بلکہ بچ بھی جائے۔ لیکن اگر وسعت نہ ہو اور فقیر و تنگی ہو اور بچوں کو صبر و ایثار اور رضا کا بھی علم ہو تو ان پر مہمانوں کو ترجیح دے۔ اگر ان سے بچ جائے تو تبرک کے طور پر بچوں کو کھلا دے۔ کیونکہ اللہ عزوجل عنقریب ان کے صبر جمیل کا اجر جمیل عطا فرما دے گا اور انکی روزیوں میں برکت عطا فرمائے گا کیونکہ حدیث میں ہے کہ مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں اور گھر والوں کے گناہ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی فقیر کی دعوت کرے، وہ بچوں والا ہو اور گھر میں اتنا کچھ نہ ہو کہ بچے گزارا کر سکیں تو یہ جوانمردی نہیں کہ اپنے بچوں کو بھوکا چھوڑ کر خود دعوت میں چلا جائے اور اپنا پیٹ بھر آئے اور شریعت و طریقت میں یہ جائز نہیں کہ دعوت میں بچوں کو ساتھ لے کر جا کر ذلیل و خوار ہو۔ لہٰذا ان حالات میں دعوت میں نہ جانے اور گھر والوں کے ساتھ صبر سے رہے۔ اگر میزبان میں جوان مردی کا جذبہ کار فرما ہوگا اور اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مہمان کے بچے بھوکے ہیں۔ تو وہ اس کے بچوں کو بھی دعوت میں بلا لے گا یا اپنے مہمان کو بچوں کی طرف سے اس طرح فارغ البال کر دے گا کہ بچون کے لئے اس کے ساتھ اتنا کھانا کر دے گا کہ بچوں کو اور بیوی کو کافی ہو اور کہہ دے گا کہ یہ کھانا تمہارے بچوں کیلئے ہے۔ فقیر پر لازم ہے کہ اپنے گھر والوں کو ظاہری علم و شریعت کے مسائل سکھائے اور علم و شریعت کے کسی مسئلہ کے خلاف کی انہیں جراءت نہ کرنے دے۔ فقیر کی یہ شان نہیں کہ اپنے بچوں کو کوئی جائز پیشہ سیکھنے کیلئے بازار کے حوالہ کر دے بلکہ انہیں دین کے احکام سکھائے اور انہیں دنیا کی طرف رغبت کرنے سے نفرت دلائے۔ ہاں اگر تنگی معہ بے صبری کا غلبہ ہو اور راز کے کھل جانے پر رسوائی کا اور پیٹ کی خاطر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا ڈر ہو تو پھر بچوں کو اور اپنی ذات کو کسی پیشہ میں لگا دے اور بقدر کفایت روزی بحکم رب پیدا کر لے تاکہ لوگوں سے مستغنی رہے۔ یہ کسب دوسرے کاموں سے بہتر و افضل ہے۔ لیکن شرعی حدود کی حفاظت کا دامن چھوٹنے نہ پائے۔ ﴿جاری ہے﴾

محک الفقر (باب پنجم)

تصنیفِ لطیف: سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ

مجھے شیخ الواحد الزاہد ابو سعید احمد بن حسین طوسی (علیہ الرحمہ) نے خبر دی کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس احادیث اسنادِ صحیح سے فقراء اور صوفیا کی فضیلت کے متعلق جمع کی ہیں تا کہ یاد کرنے والوں کو سہولت اور آسانی ہو جائے۔

پہلی حدیث مبارکہ حدیث کے روایت کرنے والے مشائخ کے ناموں سے شروع کرتا ہوں، جو ابو سعید عبداللہ بن محمد بن احمد غفاری (علیہ الرحمہ) ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث شیخ ابو بکر احمد بن عبداللہ الطبری نے اور انہوں نے ابو اسلم بن علی الرازی سے، انہوں نے نصیر محمد بن اسماعیل ابن یوسف ابن یعقوب الشھی سے، انہوں نے عبدالمومن خلف ابن سعید سے، انہوں نے محی الدین المجاز سے، انہوں نے وہب جعفر ابن عمر سے، انہوں نے حبان ابن مروان الجمی سے، انہوں نے حارث ابن نعمان سے، انہوں نے سعید ابن جبیر سے، انہوں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے۔

(محشی: سلطان العارفین قدرۃ السالکین سید المتقین حضرت سلطان باھو (متوفی 102 ہجری) رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر شیخ الواحد الزاہد ابو سعید احمد بن حسین طوسی (علیہ الرحمہ) کے حوالے سے فقراء صوفیا کے احوال وفضائل سے متعلق چالیس (40) احادیث مقدسہ نقل فرمائی ہیں ہم نے ان احادیث مقدسہ کو نمبرنگ کی وجہ سے ترتیب دے دیا ہے، تا کہ قاری کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔)

حدیث :۔ ''حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ موسی علیہ السلام! تحقیق اگر میرے بندے مجھ سے بہشت کا سوال کریں گے، تا کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں کہیں، تو بے شک میں ان کو بہشت ہی عطاء کردونگا، اور اگر دنیا میں علاقہ سوط

(کوڑا کرکٹ) مانگیں، تو نہ دوں، اور دنیا میرے لیے مشکل نہیں ہے، لیکن میری مرضی یہ ہے کہ وہ آخرت کے طلبگار بنیں، کیونکہ آخرت ان کے لئے بہترین چیز ہے، نیز آخرت میرے عطیات میں سے ہے، میں لوگوں پر رحم کر کے ان کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہوں، جیسے گڈریا اپنے ریوڑ پر رحم کرتا ہوا، اس کو ہر بری اور موذی چیز سے بچاتا ہے، اور غریب لوگ مجھے امیروں سے زیادہ پسند ہیں، امیروں نے میرا روحانی دسترخوان ضائع کر دیا ہے، اور میری خاص رحمت سے یہ لوگ محروم ہیں، لیکن میں نے امیروں اور دولتمندوں کے مال میں مقرر ہیں، وہ حصے ان بیچاروں کو بھی دیتے ہیں یا خود ہی سارا مال چٹ کر جاتے ہیں، اے موسیٰ (علیہ السلام)! اگر دولتمند لوگ غریبوں اور محتاجوں کے حصے ادا کر دیا کریں گے، تو میں ان پر پورے طور پر انعام عطا کروں گا، (اور دولت وعزت اور بڑھا دوں گا) اور دنیا میں ہی ان کو ایک عوض دس (10) عطا کروں گا، اے موسیٰ (علیہ السلام)! مصیبت میں لوگوں کا ساتھی اور تنہائی میں لوگوں کا غمخوار بن اور شب و روز بھوکوں کو کھانا کھلایا کر''۔

حدیث 139 :۔ ''جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے، اور بہشت کی کنجی فقر اور مساکین

کی محبت ہے، اور ان پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ قیامت کے روز یہ لوگ خداوند تعالیٰ کے ہم نشین ہونگے"۔

حدیث 140 :۔ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! درویشوں کا ہنسا بمنزلہ عبادت، ان کی خوش طبعی بمنزلہ تسبیح، اور ان کا سونا بمنزلہ صدقہ ہے، خداوند تعالیٰ ہر روز درویشوں کی طرف تین سو (300) مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے، جو شخص کسی درویش کے پاس ستر (70) قدم چل کر جائے، تو حق تعالیٰ ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ستر (70) مقبول حج اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے، اور جو شخص درویشوں کو گھبراہٹ اور مصیبت کے وقت کھانا کھلا دے، اس کی دولت میں قیامت کے دن ایک نور چمکے گا"۔

حدیث :۔ جب قیامت برپا ہوگی، تو خدائے ذوالجلال درویشوں اور مسکینوں کو اکٹھا کر کے ان سے ارشاد فرمائے گا کہ سخیوں کو تلاش کرو جنہوں نے تم کو دنیا میں کھانا کھلایا یا پانی پلایا یا کپڑا پہنایا یا تمہاری انہوں نے کوئی اور تکلیف دور کی، ان کو تم ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جاؤ"۔

حدیث :۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی دولت فنا ہو جانے سے پیشتر درویشوں کی دستگیری اور مدد کرو"۔

حدیث :۔ غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنا پیغمبروں کا شیوہ ہے، اور ان کی ہمنشینی پرہیزگاروں کی خصلت ہے، اور ان کو ایذا پہنچانا منافقوں کی عادت ہے"۔

حدیث :۔ "اے بلال (رضی اللہ عنہ)! غریبانہ زندگی بسر کرنا، امیرانہ (متکبرانہ) زندگی بسر نہ کرنا، حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایسا شخص میرا اہم مذہب ہے؟ ورنہ وہ دوزخ میں داخل ہوگا"۔

حدیث :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت "یایھا الذین۔۔۔۔الخ" (یعنی مسلمانو! تم اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو، اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرو) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ بارگاہ خداوندی میں فقراء کی محبت کا وسیلہ تلاش کرو۔"

حدیث :۔ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک جنگل سے گزرے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص بت پرستی کر رہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس بت کو توڑ ڈالا، اور بت پرست سے فرمایا کہ اللہ کے بندے اٹھ اور اس خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کیا کر جو تیرے (سابقہ) معبود سے بدرجہ بڑھ کر ہے، بت پرست بولا! اللہ میں کیا خصوصیت ہے جو اس بت میں نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تمام دنیا کا مالک اور پروردگار ہے، (اور یہ بت مملوک ہے، مملوک بھی ایسا کہ انسان بھی اس کو توڑ پھوڑ سکتا ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ زبردست دلیل سن کر بت پرست کو سمجھ آ گئی، یعنی وہ بت پرستی سے تائب ہو گیا"۔

حدیث :۔ لوگو! فقراء کی خدمت کرو، کیونکہ خداوند تعالیٰ کے ہاں وہی لوگ دولتمند ہیں"۔

حدیث :۔ "اے دنیادار نیکی کیا کر، کیونکہ نیکی نہ کرنا بڑا بھاری جرم ہے۔"

حدیث :۔ "جو شخص خدا تعالیٰ کا ہمنشین ہونا چاہے، تو اسے چاہیے کہ وہ درویشوں اور اہل اللہ کی خدمت بابرکت میں بیٹھا کرے"۔

حدیث :۔ "جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ! فقیروں اور مسکینوں کی خدمت میں بیٹھا کرتا کہ قیامت میں بھی تو ان کی ہمنشین

رہے، کیونکہ قیامت کے روز ان کی ہر ایک دعا قبول ہو گی، اور یہ لوگ (فقراء) بے حساب بہشت میں داخل ہوں گے، اور میری بھی قیامت کے روز ان سے ملاقات ہوگی"۔

حدیث :۔ خدا تعالیٰ کی نظر رحمت پانچ قسم کے لوگوں پر ہے:

(1) فرشتوں پر، (2) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر، (3) شہیدوں پر، (4) فقراء اور درویشوں پر، (5) ان لوگوں پر جو تنہائی میں خدا تعالیٰ کے خوف سے روتے ہیں"۔

حدیث :۔ "لوگو! تم درویشوں اور اہل اللہ کی خدمت میں سرکشی اور غرور نہ کیا کرو، کیونکہ درویشوں کے اخلاق پیغمبروں کے سے اخلاق ہوتے ہیں، اور ان کا لباس تقویٰ اور پرہیز گاری ہوتا ہے، (پس وہ با اخلاق ہونے کے باعث تمہیں کچھ کہتے نہیں، لیکن تم ان کے ساتھ گستاخی کی وجہ سے خداوند تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن جاؤ گے"۔

حدیث :۔ "اللہ والوں کی دعا کے مشتاق رہو، کیونکہ یہ لوگ بھوک اور پیاس پر صابر ہوتے ہیں، اس لئے خداوند تعالیٰ کی انکی طرف خاص نظر ہوتی ہے، اور انکی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے"۔

حدیث :۔ "حضرت اسہل بن سعید (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسا علم تعلیم کیجئے، جس پر عمل کرنے سے میں نجات پا جاؤں، حضور صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں پیدا کر، اور لوگوں سے محبت کیساتھ پیش آیا کر، اور دنیا سے بیزار ہو کر خدا کی رسی یعنی اسلام کو مضبوطی سے پکڑ رکھ، دنیاداروں سے متنفر رہ اور اللہ والوں سے محبت رکھ"۔

حدیث :۔ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فقر عوام کی نظر میں حقیر چیز ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن اس کی بہت قدر ہوگی"۔

حدیث :۔ "جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فقیر کی دو (2) رکعتیں فقر کی حالت میں غنی کی ستر (70) رکعتوں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسند ہیں، اور شکر گزار غنی (دولتمند) کی دو (2) رکعتیں دنیا اور اس کی تمام اشیاء سے خداوند تعالیٰ کی زیادہ محبوب ہیں۔"

حدیث :۔ "محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا، وہ اسی قوم میں شمار ہوگا، اور جو شخص (دنیا میں) جس چیز سے محبت رکھے گا، قیامت کے روز اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا"۔

(محشی: محبت سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شئے کی محبت تم کو (اس کا عیب دیکھنے سے) اندھا کر دیتی ہے، اور (اس کا عیب سننے سے) بہرا کر دیتی ہے"۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الھوی، رقم الحدیث 5130، صفحہ 721)

حدیث :۔ "رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے ارشاد فرمایا کہ مومن کامل یعنی ولی اللہ کے خادم کو "صائم الدھر" (ہمیشہ روزہ دار) اور "قائم اللیل" (شب بیدار) کے برابر اجر ملتا ہے، نیز خادم اولائی ء کو مجاہدین فی سبیل اللہ کا سا اجر ملتا ہے، جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، نیز خادم ولی اللہ کو حاجیوں اور زاہدوں کے برابر ثواب ملتا ہے، لہٰذا خادم اولیاء کو قیامت کے روز خوشخبری حاصل ہوگی، نیز اس کی شفاعت گنہگاروں کے متعلق اتنی قبول ہوگی، جتنی قبیلہ ربیع اور مضر کی بکریوں کی تعداد ہے، (حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم! اگر خادم اولیاء گنہگار اور بدکار ہو، تو بھی اس کو یہی اجر ملیں گے؟ آپ حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انس! خادم اولیاء خداوند کریم کے ہاں ہزار ریاضت کش عابدوں سے بھی زیادہ افضل ہے، نیز خادم اولیا کو مخدوم کا اجر ملے گا، اور جن لوگوں کے برابر خادم اولیاء کو ثواب اور اجر ملے گا، ان کے اجروں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی"۔

حدیث :۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین (3) چیزیں تمام اشیاء سے بہتر ہیں: (1) علم، (2) فقر، (3) زہد وتقویٰ"۔

حدیث :۔ "ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فقر کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فقر ایک خزانہ الٰہی ہے، پھر اس شخص نے عرض کیا کہ حضور فقر کیا چیز ہے؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فقر کرامت الٰہی ہے، جسے اللہ تعالیٰ سوائے الوالعزم پیغمبر اور مخلص ولی اللہ کے اور کسی کو عطا نہیں فرماتا، اور ایسے باکرامت بندوں کا اجر اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے"۔

حدیث :۔ "سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اولیاء کا کلام گویا خدا کا کلام ہوتا ہے، جو شخص ان کے کلام کی عزت نہ کرے، اس نے گویا خدا کے کلام کی بے عزتی کی، اور جو شخص فقراء سے عداوت رکھے گا، خداوند تعالیٰ ان کو اس کی شرارت اور عداوت سے بچائے گا"۔

حدیث :۔ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فقراء کی فضیلت دولتمندوں پر ایسی ہے، جیسے میری فضیلت تمام مخلوقات پر، اور فقر دراصل وہ ہے، جو بیماری اور موت کے وقت بھی لوگوں کا واقف نہ بنے، (بلکہ اس وقت بھی کسی دوا، اور ظاہر اسباب کی طرف متوجہ نہ ہو)"۔

حدیث :۔ "جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات زمین کی مٹی سے پیدا کی، اور پیغمبروں اور فقیروں کو بہشت کی مٹی سے پیدا کیا، جو شخص اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ بننا چاہے اسے چاہیے کہ فقراء اور درویشوں کی تعظیم وتکریم کیا کرے"۔

حدیث :۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امیروں کی امیری دنیا ہی میں ہے، وہ آخر میں محتاج ہوں گے، اگر فقراء نہ ہوتے تو مالدار تباہ برباد ہو جاتے"۔

حدیث :۔ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، دولت مند لوگ درویشوں کے اس طرح محتاج ہیں، جیسے اندھے کا ہاتھ لکڑی کا محتاج ہوتا ہے"۔

حدیث :۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مالدار کی اس کے مال کی وجہ سے تعظیم وتکریم کرے، اس پر خدا کی لعنت برستی ہے، اور جو شخص کسی فقیر کو اس کے فقر کے باعث حقیر سمجھے، اس پر خداوند تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے، نیز آسمانوں میں اس کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کے نام سے پکارا جاتا ہے، اور اس کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی، اور نہ اس کی حاجت پوری ہوتی ہے"۔

حدیث :۔ "سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے فقراء کے لئے بخشش مانگتے ہیں، اور قیامت کے دن ان کی شفاعت کریں گے، جس شخص کے فرشتے شفیع بنیں، بھلا وہ کیسا خوشحال شخص ہے"۔

حدیث :۔ "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ درویشوں کی طرف ہر روز (500) مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے، ہر نظر میں سات (7) سات (7) گناہ معاف فرماتا ہے"۔

حدیث :۔ "گو دنیا میں درویشی ایک حقیر چیز معلوم ہوتی ہے، لیکن

آخرت میں اس کی بیشمار قدر و منزلت ہوگی"۔

حدیث :۔ "جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی غریب مسلمان کو ناحق ستائے گا، تو وہ ایسا گنہگار ہوجائیگا کہ گویا اس نے خانہ کعبہ کو ڈھایا، اور ایک ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا"۔

حدیث :۔ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غریب مومن کی عزت و حرمت خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں سات (7) آسمانوں، سات (7) زمینوں، پہاڑوں اور پہاڑوں کی چیزوں اور مقرب فرشتوں سے بھی زیادہ ہے"۔

حدیث :۔ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بہشت کے آٹھ (8) دروازے ہیں، جن میں سے سات (7) دروازے غریبوں کیلئے، اور ایک (1) امیروں کیلئے ہے"۔

حدیث :۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء ربانی، اور فقراء کی بدولت اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خاص نظر عنایت ہے، کیونکہ علماء ربانی میرے وارث ہیں، اور فقراء میرے دوست"۔

حدیث :۔ "جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء اور علماء کی محبت دنیا اور آخرت میں مالداروں کے لئے بمنزلہ چراغ ہے"۔

حدیث :۔ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، فقر میرا فخر ہے، اور فقر مجھ سے ہے"۔

حدیث :۔ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فقر میرا فخر ہے، اور فقر کے ذریعے ہی میں تمام پیغمبروں پر فخر و ناز کروں گا"۔

اے عزیز! فقر کو جو بزرگی، قرب، فخر، یگانگت اور برکت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے طفیل ہے۔

بیت :۔ جوکوئی اللہ تعالیٰ کے اسم سے وقف ہوجاتا ہے وہ (پھر) اپنے آپ میں نہیں رہتا، اور نہ ہی اس کے وجود میں حرص و ہوس رہتی ہے۔

جب فقیر اس مقام پر پہنچتا ہے، تو وہ حوادثات وتصرفات سے امان میں ہوجاتا ہے، اور مقام جمعیت میں قدم رکھتا ہے۔

جمعیت کی تین (3) اقسام ہیں: (1) دنیا کے ساتھ دنیا کی جمعیت، (2) عقبیٰ کے ساتھ عقبیٰ کی جمعیت، (3) اور مولیٰ کے ساتھ مولیٰ کی جمعیت۔ سب سے عمدہ نفس پر غلبہ حاصل کرنا ہے، اور نہ کہ نفس کا اسیر (قیدی) ہونا ہے۔

حدیث :۔ "فقر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے"۔

جب فقیر اس مقام (باطن) پر پہنچ جاتا ہے تو وہ صاحب ہدایت اور خلقت کا فیض رساں بن جاتا ہے، خدا کے ساتھ یکتا، باطن صفا، شرکت و کفر سے فارغ، اور جہالت ، حرص، حسد، بغض، کینہ، نفاق، خود پسندی، تکبر اور ریا سے مبرا ہوجاتا ہے، یہ ایسا فقر نہیں ہے کہ ظاہر میں تو رابعہ (بصری) اور یزیدؒ (بسطامی) کی طرح ہو، اور باطن میں بوجہل اور یزید کی طرح خطرات شیطانی سے گھرا ہوا ہے۔

حدیث :۔ "دنیا کو دنیا کیلئے چھوڑ دیں"۔

پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دنیا کو ترک کرتے ہیں، تا کہ ان کی عزت و ناموس بڑھے، خلقت ان کی طرف مائل ہو، اور ان کی دنیا میں اضافہ ہو، (یعنی ان کے مال و دولت میں اضافہ ہو) اور فقر تو جان پر کھیل جانے کا طریق ہے۔

حدیث :۔ "(اس راستہ پر) سر کے بل چلنا ہوتا ہے، نہ کہ پاؤں سے"۔

اور فقیری (عین) صحت ہے، اور دافع امراض، اس میں دیدار دوست

آخرت میں اس کی بیشمار قدر و منزلت ہوگی''۔

حدیث :۔ ''جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی غریب مسلمان کو ناحق ستائے گا، تو وہ ایسا گنہگار ہوجائیگا کہ گویا اس نے خانہ کعبہ کو ڈھایا، اور ایک ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا''۔

حدیث :۔ ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غریب مومن کی عزت و حرمت خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں سات (7) آسمانوں، سات (7) زمینوں، پہاڑوں اور پہاڑوں کی چیزوں اور مقرب فرشتوں سے بھی زیادہ ہے''۔

حدیث :۔ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بہشت کے آٹھ (8) دروازے ہیں، جن میں سے سات (7) دروازے غریبوں کیلئے، اور ایک (1) امیروں کیلئے ہے''۔

حدیث :۔ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء ربانی، اور فقراء کی بدولت اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خاص نظر عنایت ہے، کیونکہ علماء ربانی میرے وارث ہیں، اور فقراء میرے دوست''۔

حدیث :۔ ''جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء اور علماء کی محبت دنیا اور آخرت میں مالداروں کے لئے بمنزلہ چراغ ہے''۔

حدیث :۔ ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، فقر میرا فخر ہے، اور فقر مجھ سے ہے''۔

حدیث :۔ '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فقر میرا فخر ہے، اور فقر کے ذریعے ہی میں تمام پیغمبروں پر فخر و ناز کروں گا''۔

اے عزیز! فقر کو جو بزرگی، قرب، فخر، یگانگت اور برکت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے طفیل ہے۔

بیت :۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اسم سے واقف ہو جاتا ہے وہ (پھر) اپنے آپ میں نہیں رہتا، اور نہ ہی اس کے وجود میں حرص و ہوس رہتی ہے۔

جب فقیر اس مقام پر پہنچتا ہے، تو وہ حوادثات و تصرفات سے امان میں ہو جاتا ہے، اور مقام جمعیت میں قدم رکھتا ہے۔

جمعیت کی تین (3) اقسام ہیں: (1) دنیا کے ساتھ دنیا کی جمعیت، (2) عقبیٰ کے ساتھ عقبیٰ کی جمعیت، (3) اور مولیٰ کے ساتھ مولیٰ کی جمعیت۔ سب سے عمدہ نفس پر غلبہ حاصل کرنا ہے، اور نہ کہ نفس کا اسیر (قیدی) ہونا ہے۔

حدیث :۔ ''فقر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے''۔

جب فقیر اس مقام (باطن) پر پہنچ جاتا ہے تو وہ صاحب ہدایت اور خلقت کا فیض رساں بن جاتا ہے، خدا کے ساتھ یکتا، باطن صفا، شرکت و کفر سے فارغ، اور جہالت ، حرص، حسد، بغض، کینہ، نفاق، خود پسندی، تکبر اور ریا سے مبرا ہو جاتا ہے، یہ ایسا فقر نہیں ہے کہ ظاہر میں تو رابعہ (بصری) اور بایزیدؒ (بسطامی) کی طرح ہو، اور باطن میں بوجہل اور یزید کی طرح خطرات شیطانی سے گھرا ہوا ہے۔

حدیث :۔ ''دنیا کو دنیا کیلئے چھوڑ دیں''۔

پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دنیا کو ترک کرتے ہیں، تا کہ ان کی عزت و ناموس بڑھے، خلقت ان کی طرف مائل ہو، اور ان کی دنیا میں اضافہ ہو، (یعنی ان کے مال و دولت میں اضافہ ہو) اور فقر تو جان پر کھیل جانے کا طریق ہے۔

حدیث :۔ ''(اس راستہ پر) سر کے بل چلنا ہوتا ہے، نہ کہ پاؤں سے''۔

اور فقیری (عین) صحت ہے، اور دافع امراض، اس میں دیدار دوست

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ان میں سے کوئی اپنے کپڑے کی ایک جوں ماریگا، تو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہوگا کہ گویا اس نے ستر (70) حج اور عمرے کیے، اور ان کے لئے ایسا ثواب ہوگا (گویا) انہوں نے چالیس (40) غلام آزاد کیے، اور فرض کرو کہ وہ غلام بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، اور ہر غلام کی قیمت بارہ (12) ہزار دینار ہے، اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! تم کہو، تو میں اور بیان کروں، انہوں نے عرض کیا ہاں، یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے جب کوئی اہل محبت کا ذکر کریگا، اور سانس لے گا، تو ہر سانس کے بدلہ میں ہزار ہزار درجہ ان کے لکھے جائیں گے، اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! اگر تم چاہو، تو میں تمہیں کچھ اور بھی بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی ان میں سے جبل عرفات کے نیچے دو (2) رکعت نماز پڑھے گا، تو اس کو نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی عمر کا ثواب ملے گا۔ اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! اگر تم چاہو، تو میں اور زیادہ بیان کروں، انہوں نے عرض کیا ہاں، یارسورل اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ان میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح کہے گا، تو وہ تسبیح قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہوگی کہ اس کے عوض میں دنیا کے پہاڑ سونا چاندی ہو کر اس کے ساتھ پھرا کریں گے۔ اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! اگر تم چاہو، تو میں تمہیں کچھ اور بھی بتادوں؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی ان میں سے ایک دوسرے پر محبت کی نظر ڈالے گا، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نظر بیت اللہ پر ڈالنے سے زیادہ بہتر ہوگی، اور جس کسی نے انہیں لباس پہنایا، تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو لباس پہنچایا، اور جو کوئی انہیں کھانا کھلائے گا، گویا اس نے خداوند تعالیٰ کو کھانا کھلایا، اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! اگر تم چاہو، تو میں ان کے بارے میں تمہیں کچھ اور بھی بتادوں، انہوں نے عرض کیا، ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گنہگار لوگ جو اپنے گناہوں پر اصرار بھی کرتے ہوں گے، جب ان کے پاس بیٹھ کر اٹھیں گے، تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں گے، پس تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اہل دل کبھی کبھی سچے خوابوں کی صورت میں اسرار ملکوت کا مشاہدہ و مکاشفہ کرتے رہتے ہیں، اور کبھی کبھی حالت بیداری میں بھی ان پر مشاہدہ کی صورت میں معانی منکشف ہوتے ہیں، اور یہ حالت اعلیٰ درجات میں سے ہے، اور یہ درجات نبوت میں سے ہیں، تحقیق سچا خواب نبوت کے چھیالیسویں (۴۶) حصوں سے ایک (۱) حصہ ہے، پس تم ان کے معاملہ میں بچو، اگر تو خطا کرے، تو وہ تیرے علم کی ہوگی، اگر یہ تیری حد قصور سے تجاوز ہو، تو ایسا قضیہ ہے، جس میں جان بوجھ کر تیرنے والا گرفتار ہلاکت ہوتا ہے، اور جہالت اس عقل سے بہتر ہے،، جو اولیاء اللہ کے امور سے انکار کی طرف بلائے، اور جو اولیاء اللہ سے انکار کرے، تو وہ لازماً انبیائے علیہم السلام سے منکر ہوگا، اور وہ دین سے کلی طور پر خارج ہوگا"۔

حدیث :۔ "برتن سے وہی رسے گا، جو اس میں ہوگا"۔

حدیث :۔ "اللہ تعالیٰ اس بندے سے اپنی مدد نہیں روکتا، جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہو"۔

حدیث :۔ "آدمیوں میں سے اچھا وہی ہے، جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے"۔

ابیاتِ باھُو رحؒ

الف۔ اندروی ھُو باہروی ھُو باہُوؒ کتھ لبھیوے ھُو
سے ریاضتاں کر کراہاں خون جگر دا پیوے ھُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ھُو

Roman English

Andar hoo te baahir hoo,
Baahoo kith labheeve hoo
Sai riaazat kar karaahan,
Khoon jigar daa peeve hoo
Lakh hazaar kitaaban parh ke, Daanishmand sadeeve hoo
Naam faqeer tahendaa Baahoo, Qabar jahendee jeeve hoo

Translation in English

Hu is within, Hu is without, Hu pervades everything; Where then is Bahu to find Hu? He has wounded his own heart, He has tortured his own soul With austerities of all manner, With worship of all kinds, Having read millions of books, He has also come to be called 'wise',But the name 'faqir' befits only him, O Bahu, Whose very grave breathes life!

الف۔ الست سنیا دل میرے جند قالوا بلیٰ کوکیندی ھُو
حب وطن دی غالب ہوئی ہک پل سون نہ دیندی ھُو
قہر پوے تینوں رہزن دنیا حق دا راہ مریندی ھُو
عاشقاں مول قبول نہ باہُو توڑے راز توڑیوے ھُو

Roman English

Alif alast suniaa dil mere, jind balaa kookendee hoo
HUbb watan dee ghaalib hoee, Hik pal saun na dendee hoo
Qaihar pave is raazan duneeaa, Haqq daa raah marendee hoo
Aashiq mool qabool na Bahoo, zaaro zaar ruvendee hoo

Translation in English

When, at the time of Creation, God separated me from himself,
I heard him say: "Am I not your God?"*
"Indeed you are," cried my soul, reassured. Since then has my heart flowered.

With the inner urge to return Home, Giving me not a moment of calm here on earth.

May doom strike this world! It robs souls on their way to God.

The world has never accepted his lovers; They are persecuted and left to cry in pain

ابیاتِ باھوؒ

الف۔ اَدھی لعنت دنیا تائیں ساری دنیا داراں ھُو
جنا راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لیسن غضب دیاں ماراں ھُو
پیواں کولوں پتر کوہاوے پھٹ دنیا مکاراں ھُو
دنیا ترک کیتی جنھ باہُو لیسن باغ بہاراں ھُو

Roman English

Addhee laanat duneeaa taaeen,
Saaree duneeaa daaraan hoo
Jain raah sahib kharch na keetee,
Lain ghazab deeaan maaraan hoo
Peovaan kolon putt kohaava,
Bhatth duneeaa makkaaran hoo
Tark jinhaan duneeaa theen
keetee, Laisan baagh bahaaraan
hoo

Translation in English

Accursed is life in this world; Twice as accursed are they who are attached to it.

Those who have not dedicated their lives to God Shall suffer the unrelenting blows of destiny.

Abominable is this sly world It can even prompt a father to kill his own son.

Those who have renounced this world Will enjoy the delights of the garden That is eternally in bloom

الف۔ آپ نہ طالب ہین کہیں دے لوکاں طالب کردے ھُو
چاون کھیپاں کر دے سیپاں قہر توں ناہیں ڈر دے ھُو
عشق مجازی تلکن بازی پیر اوتے دھر دے ھُو
اوہ شرمندے ہوسن باہُوؒ اندر روز حشر دے ھُو

Roman English

Aap na taalib hain kaheen de,
Lokaan taalib karde hoo
Chaavan khepaan karde sepaan,
Na Rabb de qaihron dared hoo
Ishq majaazee tilkan baazee, Pair
avalle dharde hoo
Oh sharminde hosan Baahoo,
Andar roz hashae de hoo

Translation in English

These false prophets Were never disciples themselves. But they contrive to make disciples of others

As an act of seeming benefaction. But they swindle their disciples Of their money and belongings;

They fear not the wrath of God. Crooked in their ways, they lose their footing

In the slippery game of outward love. Say Bahu: They will regret their doings on the day of judgement

ابیاتِ باھوؒ

الف۔اے تن رب سچے دا حجرہ کھڑیا باغ بہاراں ھُو
وچ کوزے وچ مصلے سجدے دیاں دھاراں ھُو
وچ کعبہ وچ قبلہ الا اللہ پکاراں ھُو
کامل مرشد ملیا باھوؒ آپے لیسی ساراں ھُو

Roman English

Eh tan Rabb sachche daa hujraa, Khirheeaan baagh bahaaraan hoo
Wichche kooze, wich musalle, Wich sajde diaan thaaraan hoo
Wichche kaabaa wichche qiblaah, il-lillaah pukaaraan hoo
Kaamil murshid miliaa Baahoo, Aape laisee saaraan hoo

Translation in English

This body is a temple of the true Lord In which fragrant gardens abound With eternally fresh blossoms.

Inside are the prayer mats, the places for prostration And the means for ritual ablution.

Inside is the Ka'ba and the Qibla, And here I cry out to Allah, the one without parallel.

O Bahu, I have found the perfect Master Who will guide and protect me within.

الف۔اندر وچ نماز اساڈی ہکسے جاہ نتیوے ھُو
نال قیام رکوع سجود کر تکرار پڑھیوے ھُو
ایہہ دل ہجر فراقوں سڑیا ایہہ دم مرے نہ جاوے ھُو
سچا راہ محمد ﷺ والا باھوؒ جیں وچ رب لبھیوے ھُو

Roman English

Andar wich namaaz asaadee, Hikse jaa niteeve hoo
Naal qiam rakooa sajoode, Kar takraar parheeve hoo
Eh dil hijar firaaqon sarhiaa, Eh dam mare na jeeve hoo
Sachchaa raah Mohammad waalaa, Jain wich Rabb labheeve hoo

Translation in English

I offer my prayer in the temple of my heart The only true place to worship God.

I stand in supplication, I bow in obeisance, I tender my prayer without break in its repetition.

Hanging between life and death My heart burns in the fire of separation from him.

The path indicated by the Prophet is true, O Bahu: Following it one can find God.

ابیاتِ باھوؒ

الف۔ ازل ابد نوں سہی کیتوسے ویکھ تماشے گزرے ھو
چودہ طبق دلیں دے اندر آتش لائے حجرے ھو
جنہاں حق نہ حاصل کیتا دوہیں جہانیں اجڑے ھو
غرق ہوئے وچ وحدت باھوؒ ویکھ تنہاں دے مجرے ھو

Roman English

Azal abad noon sahee keetose,
wekh tamaashe guzre hoo
Chaudaan tobaq dile de andar,
Aatish laae hujre hoo
Jinhaan haqq na haasil keetaa,
Doheen jahaaneed ujrhe hoo
Aashiq gharq hoe wich wahadat,
Wekh tinhaan de mujre hoo.

Translation in English

I have, at last, grasped the beginning and the end: I have seen the whole sectacle of past, present and future Pass before my eyes.

Within my heart are fourteen realms. Chambers of light ablaze With the profusion of God's light.*

Those who have not realized God will wander, Homeless in this world, destitute in the next.

But watch the lovers dance with ecstasy, As they merge into the oneness of God.

الف۔ اَکھیں سُرخ تے مُنہے زردی ہر ولوں دل آہیں ھو
مُنہا مہاڑ خوشبوئی والا پُہتا ونج کدائیں ھو
عشق مشق نہ چھپے رہندے ظاہر تھیں اٹھائیں ھو
نام فقیر تنہاں دا باھوؒ جنہاں لا مکانی جائی ھو

Roman English

Akkheen surkh te mooheen zardee,
Har wallon dil aaheen hoo
Muhaa muhaar khushboi waalaa,
Pahuntaa vanj kadaaeen hoo
Ishq mushk na chhuppe raihnde,
Zaahir theen uthaaeen hoo
Naam faqeer tinhaan daa Baahoo, Jin
laamakaanee jaaeen hoo

Translation in English

Their eyes sleepless, their faces pale, Lovers constantly sigh in grief.

What has become of these faces That once beamed with youth and vivacity?

Love is like musk that cannot stay hidden: Its fragrance cannot but reveal its presence.
Only those who abide in realms beyond space Deserve to be called 'faqir', O Bahu.

اپنے شہر میں حق باہو میگزین

حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمائندگان سے رابطہ کیجئے

شہر	نام	رابطہ نمبر
شکار پور	حاجی اسرار احمد سلطانی	0344-2125286
گھوٹکی	محمد حسن سلطانی	0300-3121852
ٹھل	سکندر علی بھٹی	0300-3178614
میہراب پور	خلیفہ طالب حسین سلطانی	0302-3611653
خیر پور میرس	ریاض احمد سلطانی	0333-2152431
سکھر	فقیر میر حسن لغاری	0301-3860679
نواب شاہ	محمد اسحاق سلطانی	0301-3801380
نواب شاہ	علامہ عرفان سلطانی	0333-7008515
کشمور	دائم دین سومرو سلطانی	0333-7364332
جعفر آباد	حاجی محمد عمر کھوسو سلطانی	0333-3901682
نصیر آباد	شاہ نواز سلطانی	0345-3638785
نصیر آباد	نیاز حسین کھوسو سلطانی	0346-3994580
کندھ کوٹ	علی شیر سلطانی	0333-7305041
جیکب آباد	خادم حسین سومرو سلطانی	0344-3125553
ڈیرہ اللہ یار	محمد حنیف سلطانی	0345-3977065
لاہور	محمد مبشر سلطانی	0334-9724168
راولپنڈی	ڈاکٹر مظہر اعوان	0332-5490435
راولپنڈی	طارق رشید جنجوعہ	0300-8325953
روات	خلیفہ راجہ ظفر محمود سلطانی	0333-5638605
اسلام آباد	راجہ محمد اختر سلطانی	0304-4620030
فیصل آباد	محمد صدیق سلطانی	0300-7976819
سیالکوٹ	خلیفہ صوفی غلام رسول سلطانی	0321-6102126
ٹیکسلا	شوکت علی سلطانی	0301-5053135
ہری پور	قاضی زاہد محمود قریشی سلطانی	0300-5498360
سیالکوٹ	مرزا اشفاق احمد سلطانی	0301-3087750
منڈی بہاؤالدین	ذوالفقار علی بھٹی	0321-7743394

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری اور دیگر علماء و مشائخ، چیئرمین سنی اتحاد کونسل
جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریمؒ کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے۔

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری، پیر امین الحسنات شاہ،
علامہ سید ریاض حسین شاہ اور دیگر علماء و مشائخ صاحبزادہ فضل
کریم کے وصال پر ملال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے۔

جنازہ چیئرمین سنی اتحاد کونسل صاحبزادہ فضل کریمؒ

صاحبزادہ پیر خالد سلطان القادری، پیر امین الحسنات شاہ، پیر
سید فدا حسین شاہ اور دیگر علماء و مشائخ صاحبزادہ فضل کریم کے
وصال پر اظہار دکھ کرتے ہوئے۔

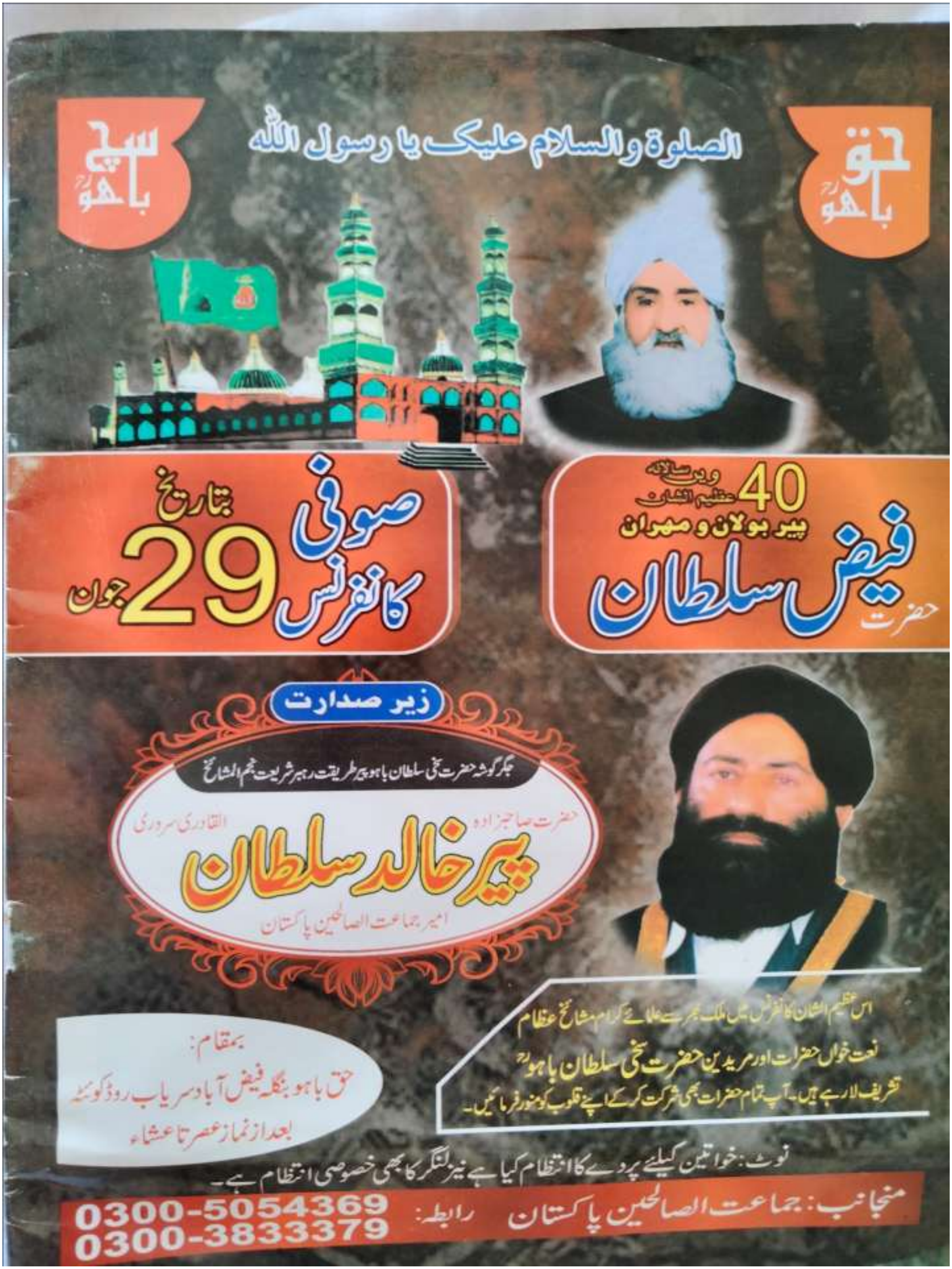
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
حق باھوؒ
سچ باھوؒ
40 ویں سالانہ عظیم الشان
پیر بولان و مہران
حضرت فیض سلطان
صوفی کانفرنس
بتاریخ 29 جون
زیر صدارت
جگر گوشہ حضرت سخی سلطان باھو پیر طریقت رہبر شریعت نجم المشائخ
حضرت صاحبزادہ
پیر خالد سلطان
القادری سروری
امیر جماعت الصالحین پاکستان
بمقام:
حق باھو بنگلہ فیض آباد سریاب روڈ کوئٹہ
بعد از نماز عصر تا عشاء
اس عظیم الشان کانفرنس میں ملک بھر سے علمائے کرام مشائخ عظام
نعت خواں حضرات اور مریدین حضرت سخی سلطان باھوؒ
تشریف لا رہے ہیں۔ آپ تمام حضرات بھی شرکت کر کے اپنے قلوب کو منور فرمائیں۔
نوٹ: خواتین کیلئے پردے کا انتظام کیا ہے نیز لنگر کا بھی خصوصی انتظام ہے۔
منجانب: جماعت الصالحین پاکستان
رابطہ: 0300-5054369
0300-3833379